ان نو اللہ کی توفیق سے ہی
طبع میں آئی مسائل شرع کی
یعنی مسدس نظم دینیات کے
دائرے میں نام جب کا ہے سے چلی
شرع محمدی
سب مطابق اصل کی ہی بالیقین
دخل کچھ اس میں تصرف کو نہیں
یا الٰہی اہل ایماں نفع لیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای محمد پہلی لکھہ نام آدم ۔ تسنی دیکہا اک کی ہی دو نگاہ

حالت حیرت سی تہی گیا ۔ جو کہ تہا مگر وہ وہ بتلا دو یا

او عطا ہمکو کیا ہوش خرد ۔ تاکہ جانی ہم اوسی ہی وہ احد

تہا نشان آدم و حوا کہان ۔ تہا مگر وہ خالق ہر دو جہان

حکم باری یون ہوا ای کائنات ۔ جانتی ہین ہم کرین ظاہر صفات

ہوگا وہ اظہار آدم کا سبب ۔ ہوگا وہ سردار سبکا لاکہ ادب

مجہسی ظاہر کر تو اوسکو ای کریم ۔ تونی فرمایا مجہی عرش عظیم

کیون مجکو واسع ارض و سما

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ

پہر خدا سی آسمان نی عرض کی ۔ بخشش مجکو روشنی دس نور کی

یہ نماز پنجگانہ فرض کی ۔ روزہ و حج کی اجازت سبکو دی

اور بتائی فرض و واجب مستحب ۔ اور سکہائی شرع کی احکام سب

اوسنی سب پیدا کیی ارض و سما ۔ وہ خدا ہی وہ خدا ہی وہ خدا

پہر ہوا منظور حق کو بیگمان ۔ آئینہ اسرار پنہان کو عیان

یعنی ہی نور محمد جو حبیب ۔ آشکارا اوسکو کرتا ہی خدا

عرش اعظم نی سنی جو یہ ندا ۔ کی یون خلاق زمانہ سی دعا

پہر یہ کی کرسی نی حق سی التجا ۔ مجہ پہ ظاہر کر اوسی رب العلی

تونی فرمایا ہی ای میری خدا

تونی مجکو زینت دنیا کہا ۔ اسقدر میرا ہی عالی مرتبا

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ

تہی مگر ساکت زمین خاکسار ۔ عاجزی سی جب تہی وہ دلفگار

اپنی اپنی کرتی ہین سب التجا ۔ تو بہی بتلا کیا ہی تیرا مدعا

کیا کہون مین آپ تو آگاہ ہی ۔ ہی نہین پوشیدہ تجہسی کوئی شی

مین ہون اک ناچیز عاجز نام کا ۔ ہی مقبول خدا اک نور پاک

جب ہوا فرمان رب العالمین ۔ کس لیی خاموش ہی ای زمین

عجز سی گویا ہوئی اوسدم زمین ۔ تو تو خود دانا ہی رب العالمین

ہون چراگاہ ستوران مین حزین ۔ خاکساری مین کوئی مجسا نہین

پاؤن مین کس طرح سی ای رب وہ نور ۔ اس سبب سی ہی ندامت کا ظہور

خالق اکبر جو ہی عاجز پسند
ہی قبول حق کلام مستمند
عاجزی کی جب زبان نی استمداد
آگیا دریای رحمت جوش پر

یون ہوا حکم خدای لم یزل
ہوئی ہین تو خانہ غم سی نکل
تجھ پر اب اوس نور کا ہوگا نزول
ای زمین تو اسقدر مت ہو ملول

حال یہ جب عرش اعظم کی سنا
سر نگشتہ خاک سی افتہ ہوا
پھر ہوا گویا وہ عرش جانگداز
خاکساری سی ہوئی یہ سرفراز

ایکدن بیٹھا تھا مین بس غمزدہ
جیسی ہوتا ہی کوئی ماتم زدہ
تھا ندامت سی گنہ ہونکی خموش
دفعتاً آئی ندا دل سی بگوش

اک فقط مت عجز کی اوپر ہو
کچھ مسائل دین کی دیکھو لکھو
حق نی اون لوگون کی کہا ای فہیم
کرتی ہین جو دین کی باتین رقم

کچھ مسائل فقہ سی تم جمع کر
نظم مین پھر تا الکہ سی دہر
تاکہ اونمین حق تجھی اجل کر
جو نزول رحمت حق ہین ابہی

علم سی سمجھتا ہی انسان کو کمال
عجز ہی ہی آدمی فرخندہ حال
عجز ہو یا علم کا پایا نہ عہد
علم ہو یا عجز کا ہوا نہ عہد

جانور ہی وہ نہین انسان ہی
بہائی ایک وسکا بڑا شیطان ہی
علم تھا ابلیس ملعون کو کمال
کبر و نخوت سی ہوا اوسکو زوال

لیک رہا وہ عجز سی محروم تھا
کیا ہوا اگر علم ستا اوسنی پڑھا
حکم ہی یہ سب انسان کو ضرور
علم و عجز و بندگی ای باشعور

سہل ہی گویا علم اوسکا ہو عجز
ہی نبی آدم کا یہ قبول عجز
عجز کا پر انبیا و اولیاست
عاجزی مقبول درگاہ خداست

عارفون کی عاجزی ہی پیشوا
جس سی حاصل ہی اونہین قرب خدا
مرتبہ ہی عجز کا سب سی فزون
عاجزی سی جملہ شی ہی سرنگون

بندگی سب کی ہی خاص عجز
ہی محبت کا یہی خلاص عجز
عجز سی شبہ ہی آدم کا بلند
عجز ہی خلاق عالم کو پسند

عجز آدم نی کیا اپنا بیان
خالق اکبر ہوا جب مہربان
عجز کی تعریف ہو کس سی ادا
عجز کا فرسی بہی راضی ہی خدا

عجز کردن فرعون پیش رب العالمین

قصہ فرعون یہ مشہور ہی
جا کتب مین دیکہ لی مسطور ہی
عجز سی ہی کی بیان رب جلیل
تابع فرعون ہوا تھا رود نیل

جب کہ موسی نی یہ دیکہا ماجرا
کی جناب کبریا مین التجا
کیا سبب ہی ای خداوند جلیل
حکم مین فرعون کے ہی رود نیل

حق نی موسی سی کہا سن ای رسول
عجز ہی درگاہ مین میری قبول
اوسنی رات نیم شب مانگی دعا
یون بیان عجز سی گویا ہوا

فعل مین میری بری او نہین برا
گر خجل مجہکو نہ ای میری خدا
قوم مین میری مجہی رسوا نہ کر
عاجزی پہ میری کر اب دم نظر

رات بہر وہ عجز سی روتا رہا
جب طبیع حکم یہ دریا ہوا
سن کلام مولوی معنوی
مثنوی مین کہگیا ہی بلخی

چونکہ اسرارت نہان در دل بود
آن مرادت زودتر حاصل شود
ای اخی کہتی ہین عارف سب ہی
پیش حق عزت ملی ہی عجز کی

ایک شب فرعون نی کی عاجزی
مہرباں دے سیر ہوا قادر تو ی

عجز کا ایسا ہی بیشک مرتبا
عجز سی اک زن کا شوہر جی گیا

مضمون این حکایت مقابل این حدیث است که در تواریخ دیلمی منقول است

یہ حکایت میں تجھ کرتا ہوں بیاں
مستفیض ہیں اسپر اکثر راویاں

ہی محمد کچھ عجب اسکا نہیں
قادر مطلق ہی رب العالمین

مردہ صد سالہ اوسی ہیکند
این بجز حق دیگری کی میکند

کہتی ہیں یوں ایک زن با حسن و جمال
عہد میں حضرت کی گذرا تہا یہ حال

اوسنی دیکھا خواب میں یہ ماجرا
ہی ستون گہر کا شکستہ جا بجا

ہول سی اس خواب کی تعبیر کو
چونک اوٹھی بس خواب سے وہ نیکخو

پہر لئیں مصلحت شوہر آئی یوں
صبح ہو دی مرتضے سی جا کہوں

دیجیی للہ کچھ تعبیر خواب
یا علی مجکو بہت ہی اضطراب

مرتضے سی سب کہا احوال آ
اور کہا تعبیر دو مجکو شتاب

ہی یہی تعبیر تیری خواب کے
عمر آخر تیری شوہر کی ہوئی

سنکی بس یوں ہی گر اور اداس
آئی وہ زن حضرت صدیق پاس

خواب دیکھا ہی کہوں میں حال کیا
شق مری گہر کا ستون ہی جا بجا

یہ تمنا ہی مجہی ای یا خدا
ہو مبدل نیک سی یہ خواب کا

بعد اوسکی یوں کہا ای نیک زن
یاد کر تو نام رب ذوالمنن

عاقبت ہی تیرا شوہر آئیگا
دل سی تیری درد و غم سب جائیگا

عرض کی یا بادشاہ مرسلان
یا حبیب اللہ شاہ دو جہان

جسکو دیکھا ہی میں نی ایک خواب
ہی مری دل کو نہایت اضطراب

جبکہ اوس زن نی یہ سب باتیں کہیں
یوں ہوا ارشاد ختم المرسلین

گو نہیں مشکوۃ میں اسکو لکھا
ہی حدیث مصطفے کا ترجما

دیکھ قول سرگزیدہ اولیا
کہہ گیا عطار با صدق و صفا

ہی وہ قادر دم میں جو چاہی کری
مردہ صد سالہ جلا دیتی ہی او

نقل اسکی کرتی ہیں اہل سیر
تہی مدینی میں اک زن نیکو گہر

شوہر اوس زن کا مگر گہر میں نہ تہا
اوسکی پیچھی خواب یہ دیکھا گیا

کہتی تہی کس سے کہوں یہ ماجرا
فی الحقیقت خواب ہی یہ نیا برا

یہ کہو نگی پر وہ اس مرنا ہے
معجزہ یوسف کا اب کہلائے

رات کاٹی اضطرابی سی تمام
آئی وہ وقت سحر پیش امام

بولی سنکر یہ جناب مرتضے
غم تجہی ہوگا حقیقت میں بڑا

راہی ملک بقا اب وہ ہوا
اوسنی چھوڑی یہ فنا کی سرا

عرض کی یا جانشین مصطفے
ہول ہی دل کو مری حق ہی گواہ

آپ کی میں پاس آئی ہوں یہاں
غم سی مجکو چین اک دم بہی نہیں

سنکی وہ صدیق نی تعبیر دی
جو ہوا تہا پہلی فرمان علی

عقیدہ کی تیری سب لیجا حق
ہی مرا معبود رب الفلق

پہر نہ اوس زن کو ذرا تسکین ہوئی
پیش ختم الانبیا پہر وہ گئی

مستغاثی آئی ہوں اب نبی دگر
دو مجہی اسرار پنہاں سی خبر

شق مری گہر کا ستون ہی یا نبی
دو تجہی تعبیر بس اس خواب کی

ہی مجہی لگا ہی تیری خواب سی
سب کہا ہی مجتبی نی صاحب القدر

تو گئی تہی پہلی جب پیش علی مرتضی نی مرگ کی تعبیر دے
پس وہ سید مقبول صبح آ ہوئے تیری شوہر تہی ابین بیا چلے

تونی پہر جا کر کہا صدیق سے تاکہ وہ اس خواب کی تعبیر دے
طلب غالب سی کہا صدیق نے تیرا شوہر اب تجہی زندہ ملے

دی تجہی راحت خدای جہان زندہ لاوی تیری شوہر کو یہان
جبکہ یہ صدیق نی تجہسی کہا پس جلایا حق نی وہ مردہ ترا

ہین ولی اللہ کی دونون بحق بات دونون کی ہوئی مقبول حق
سن کلام اوسکو تصدیق جان دونون کو الفت مین صدیق جان

گر علی ہو وو اگر صدیق ہو جان ہر ایک نے دو تحسین بود
ہی بلا شبہہ مرا صدیق نیز جانشین مصطفے ہی وہ امیر

ترجمہ حدیث شریف کہ از ترمذی منقولست

یون ہی فرماتی ہین صدیق سے مجہسی ہی صدیق مین صدیق سے
سند آرا دوم پہر ہی عمر کفر کو جسنے کیا زیر و زبر

دس برس مین ساری بتخانونکو توڑ اور کئی تہی اونسی سو برس گر دوڑ
پڑہ تو سورہ فتح مین اسی کی ہی ہی یہ آیت شان مین فاروق کی

أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ

سخت تر ہی ہر گروہ کافران حق نی فرمایا اشداء کی گمان
یعنی قاہر ہی بکفار غوی خوف اوسی کہاتی ہین سب گبر ک

کہتی تہی کافر رسول مصطفی فرق اونسی حق و باطل مین کیا
ہی خلافت تیسری عثمان کی جسنی اوہ حق مین بنیک جان دی

وہ حیا مین جسکہ لاثانی ہوا جامع آیات قرآنی ہوا
اور چہارم مرتضی شیر خدا ہم سی کب اوصاف ان کی ہو ادا

جسکی خود تعریف کرتا ہی خدا دیکہہ سورہ دہر یعنی ہل اتی
پڑہ تو اس سورے کو جا قرآن مین ہی یہ آیت مرتضی کی شان مین

يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ
يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا

کرتی ہین جو نذر حق بہر خدا پہر بجا لاتی ہین با صدق و وفا

ڈرتی ہین اوس دن کی شر سی و شر بر ملا ہووی گا ساری خلق پر
ہین یہ معنی مستطیرا کی عیان منتشر غایت پریشان ہیگا ان

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا

یعنی ہین یہان مستطیرا سی مراد سخت و زحمت ہی یہ کہہ تو یاد

اور دیتی ہین محبت سی طعام سائل مسکین کو وقت صبح و شام
یعنی وہ دیتی ہین براہ خدا اپنی الفت سی یہ در پیش گدا

وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا

اور کہلاتی ہین یتیمون کو طعام اور اسیرونکو بہی دیتی ہین مدام
لیس بجا و بیگانہ ہنین خلق و مان شہر سہل و سندکی دہنین و یگان

ترجمۂ حدیث شریف

اور فرماتے ہین یون خیرالوریٰ
بعد میرے ہونگے بارہ پیشوا
پہلے ہی دن مین علی سبکا امام
مہدی آخر پہ ہوگا اختتام

اور یہی تہی ہمت مصطفےٰ
ساتھ حضرت کی مسلح نہ غزا
باب خیبر کا اوکھاڑ آن مین
بار اوسکا کچھ نہ آیا دہیان مین

بار اوس قلعہ مین ہے سب کو عیان
اور پکڑ لائے ہزارون کافران
پہر کیا آزاد اونکو ای اخی
جتنے تھے کافر ہوئے مومن سبھی

حکایت

مین نے دیکھا ہے کتاب اندر لکھا
عجز موسیٰ نے کیا پیش خدا
گر الٰہی حرم مجھپر علم سے
تا مین سمجھون واقف نکات علم سے

حکم یہ اونکو ہوا رحمان کا
جا کے تو شاگرد ہو شیطان کا
یہ سنا موسیٰ نے جب حق کا کلام
کھوج مین اوسکے ہوئے عالی مقام

تھی تلاش اونکو جو اوس ملعون کے
جستجو اندیشہ اوس کافر کی کے
مولوی نے یون کہا ای نیک خو
جستجو کن جستجو کن جستجو

سایۂ حق بر سر بندہ بود
عاقبت جوینده یابنده بود
سامنے آیا ون انکی بر ملا
دیکھکر اوسکو نبی نے یون کہا

تہا مجہی مدت سے تیرا انتظار
یون ہوا ہے مجکو حکم کردگار
طور پر یعنی ہوا یہ امر حق
جا کے تو شیطان سے لے اب سبق

اس سخن کو سنکے بولا وہ رجیم
ہے تصور کسطرف تیرا کلیم
تجکو یہ تاج نبوت کا ملا
اور مجکو طوق لعنت کا ملا

جانتا ہون خوب مین افعال بد
نیک کامون کی نہین کرتا ہون د
من حسودم از حسد گردم چنین
من علوم کار من مکرست کین

سنکے فرمانے لگے اوس سے کلیم

تخجل شدن ابلیس و جواب دادن او

تہا یہی درس ملا تک اے رحیم

شرم سے کہنے لگا جب یہ عدو
راست اب کہتا ہون تجھسے یا نبی
یاد رکھنا دل سے گفتار مین
مین نہ کہتا تا نہ ہووے مشکل مین

یہ کہا تہا مین نے اے مرد گزین
یعنی مین بہتر ہون آدم سے کہین
اس سخن کہنے سے ہین لعن کیا
تو نہ خودبین ہو جیو اے باخدا

آپکو بہتر نہ کہتا ہون نہ کہہ
ہے یہ بس تعلیم میری گوش کر کہہ
کہی ہے سعدی نے یہ گفتار حق
سچ تہا جو اوسنے کہا اسرار حق

کس سے کہتا ہے یہ کافر بات راست
تہا یہ اسرار خدا بی کم و کاست
قول سعدی کا سن اے نیک صفات
دل مین لکھ رکھنے کی ہے ای قدر بات

اس سخن کو کہتے ہین بے بہا
ہے کتاب بوستان مین یون لکھا
تھی جو مرشد میرے دانا شہاب
دو نصیحت کین مجھے بالای آب

اپنی خوبی پر کبھی خودبین نہو
غیر کی اوپر کبھی بدبین نہو
ہو جیو سعدی نہ ہرگز خود پسند
تنگ خودبینی ہے بہر ہوشمند

عالمونکو کبر سے ہونا ہے عار
کبر و نخوت ہے خدا کو ناگوار
ہو گیا شداد نخوت سے خراب
ہو گیا فرعون آخر غرق آب

کبر سی مردود ہی ابن اگنیا
کام اوسکا ایک پشیمانی کیا

کبر و نخوت سے نہو افتادہ ہلاک
وہ چلا جاتا ہی ابتک سرکہا

کہنکی دل کی تقدیر عجز و غرور
اور کہا مجھسی کہ سن ای باشعور

اب سائل نقد سی کر تو رقم
تا پڑھین سب مومنان اوسکو ہم

اور کہا تہا تجھسی شدت ہی ہے
کچھ مسائل نقد سی لکھہ تو ہے

تجکو دیوین سب دعای مغفرت
تاکہ ہو باخیر تیری آخرت

مناجات

یا الٰہی بحق آل فاطمہ
ہو مرا بالخیر آخر خاتمہ

اور رہی خوش امت خیر الوریٰ
دین و دنیا مین طفیل مصطفیٰ

اور اپنی فضل سی ای بادشاہ
بخش دی ہم مومنوں کی گناہ

مین نے دیکھا والضحیٰ مین ہے کہا
تونے فرمایا ہی ای میری خدا

وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ

آ ہی جو در پر تیری سائل اگر
چاہیے رد سوال اوسکا نکر

اور فرمایا ہی تونے ای خبیر
مین غنی ہون اور تم سب ہو فقیر

وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ

ای کریم با سخاوت با عطا
مانگتا ہی تجھ سے یہ سائل ترا

پہلی دی مجکو بیان رزق حلال
اپنی لطف و فضل سی یا ذوالجلال

دوسری طاعت کرون تیری بدل
جب تلک زندہ ہو میرا جسم گل

تیسری کہہ خوش مجھے با عافیت
یہ تمنا ہی مری ای خوش صفت

چوتھی جبدم مین کرون عقبی کی
خاتمہ اوسوقت ہو میرا بخیر

پانچوین جب ہو مرا پل پر گذر
جاؤن اوس پر صورت باد سحر

اور چھٹی جنت مین ہو میرا مقام
جسمین دیکھون تجکو مین ای ذوالاکرام

یا الٰہی یہ محمد کی دعا
کر قبول اسکو بروح مصطفیٰ

خاکساری ہین زہی رب جلیل
ہی محمد بن ابراہیم خلیل

شاہ عالم جنید ہی خاکیسار
اور وطن اجداد کا ہی قندہار

حال اونکا اب یہ عاجز کیا لکھے
وارث تاج شہنشاہی ہے

ہم ہین شیخ سید نہین اسمین ذرا
جد امجد ہین ہماری مصطفیٰ

اور ملا ہی خان کا ہمکو خطاب
کہتی ہین افغان ہمین شیخ و نواب

اور وطن ہی خاص میرا لکھنو
نوکر سلطان ہین اپنی ہی بخو

شاہ عالی ہمت والا نسب
اور ہی امجد علی اوسکا لقب

رہتی ہین سب امن سی خرد و بزرگ
ایک جا پیتی ہین پانی بز و گرگ

اب بیان کرتا ہون مین حال کتاب
ہی بیان سے سن شروع فصل باب

فصل پنجہ پر کیا مین نے تمام
اور ہوا شروع محمد السلام

فہرست فصول

فصل اول مین ہے ذکر پاک کی
دوسری مین ہے بیان جسم پاک

فصل سیوم مین ہے کاجل کا بیان
رکھہ تو اوسکو یاد ای جان جہان

چاری ہین تیرہ عورتکا جی حال
اور جو ہیتی کی پہچانی ہی دل
اور قصہ اس فصل مین بین کی لکھی
اور نماز وقت کا ہی اسمین حال
گیارہوین مین نقش جلی کی گوز ر
تیرہوین مین آخری ہی کچہ عمدہ
فصل پندرہوین سی ہی انکے سبب
یعنی پڑہ کر تو پڑہ تو قصداً نماز
فصل سترہوین مین ہے اوالاگہر
فصل و یکہہ انیسوین ہے ابا نیاز
فصل بست و یکمین ہے اسی خوشی سنا
دیکھہ فصل بست و دوم اسی نصاف
بست و چارم فصل ہین فرض وضو
بست و ششم ہین ہے اکراہ وضو
اسمین نسخی آزمودہ ہین تمام
بست و ہشتم ہین فرائض غسل کے
فصل سی ام مین لکھا ہے سب
سی و دوم فصل ہین لو ہے لکھا
فصل سی و چار ہین ظاہر ہی حال
فصل سی و شش مین ہے اونکا بیان

ہی ضرور بات ہم انکا خیال
تا ہو پیش خداوند خجل
یعنی تفسیر و حدیث و فقہ سے
لائق یا ترتیب انکو فصال
کر او اگر سب سی ہے تجکو رجوع
جس ہی ہو تجکو ہمیشہ فائدہ
پڑہ نماز فرض باہر استاب
تاکہ بخشی تجکو خالق امتیاز
اس مین ہے سب کرسنت سہر
ہوتی ہی جس چیز سے فاسد نماز
کہتی ہین لو مرد دین کی تعمیاس
اقتدا جن کی ہیگا اختلاف
یاد رکھ دل سی فرائض سکے تو
گوشن کہہ تجکو اگر ہی جستجو
یاد رکھ تیری بہت آونگی کام
عالموں کے قول سی ہی ہی لکھے
واجبات شرع ہین سب یاد کر
چار جا پانی ہی ہو کر گشا
جو کرے پوشیدہ بات ونکا خیال
جو نجس ہین ان نورای مہربان

فصل پنجم مین بیان ہے ابا نیاز
ساتوین مین حال ہے نیت کا سب
گوشن کہہ ہشتم کو ہی انکو جوان
فصل نو مین ہی لکھا حال تمام
بارہوین مین ہے رقم ذکر سجود
دیکھہ فصل چودہوین ہے آخر سہو
کہتی ہین جو ہین عالمان و فنون
ہی یہ فصل سولہوین ہے آدمی صفات
اونکا ہی اٹھارہوین میں طرح
فصل بستم مین لکھتی ہین عیان
تیرہ شخصو نکی امامت ہی برے
فصل بست و سہ مین ہے امر وفقیہ
بست و پنجم فصل مین ہے خوش صفات
اور ہین اس فصل مین لیکھے عجب
فصل بست و ہفت مین ہے اسی مقام
فصل نہ و بیسوین ہے اہتمام
فصل سی و یک مین ہے اسی باشعور
فصل سی و سہ مین ہے کچھ تو بدل
فصل سی و پنج مین ہے آدمی سیر
سی و ہفتم مین ہے ذکر آب چاہ

چاہیے پہچاننا وقت نماز
ہی نماز ہی دیکھہ لی گر ہی طلب
اسمین ہی تکبیر اولی کا بیان
اور دہم مین ہی کہ قرأت ہی تمام
سجدہ کر پھر جدا تا ہو شود
رکھہ ہمیشہ فعل واحد پہ نظر
جلد با فعل مصلے کر برو
اس سے سب ظاہر ہین جو واجبات
نفل جنکا ہی نماز اندر رواج
اسمین ہی مکروہ کا بالکل بیان
جس سے غلط سہو ہی نماز مقتدی
ہی امامت لوگوں کی کس کی کرو
ہی وضو کی توڑنی کی اسمین بات
یعنی باترتیب ہے اعمالی النسب
ہین فرائض سب تیمم کی تمام
اسمین ہے فرض کفایہ اشکار
پانچ کاموں کا ہی کرنا بالفرق
اسمین حال نیستی ہی مستقل
دس جگہہ پیشاب ہے بہر تو نہ کر
جسمین تم پانی پہ رکھو پیش نگاہ

اور پہن کوتاہ جامہ سر بسر
کہتے ہین اک دن رسول کردگار
آپ لیے خرما سی لکڑی اک ہری
جب تلک باقی ہے یہ شاخ سبز تر
جب تلک وہ پیڑ رہتا ہی ہرا
پوچھا اصحابون نے یا خیر البشر
یعنی چھینٹون پر نہ کرتی تہی خیال
اور نجاست ہووے گر مثل درم
کیون کہ دہونا اوسکا ہی مستحب
چوتھی اپنی ستر عورت کو چھپا
رکہ تو پوشیدہ اے بانیاز
یعنی زن آزاد کا ہے جسم سر
اور رہا دین گہر جب باہر مان

ترجمہ حدیث مشکوة شریف

گذری گورستان مین جب وہ مہر اسا — سختے دونون پر انواع فدا
پہیر کر دونون کی قبرون پر دہری — اور کہا یارو سے اپنی برملا
ہین عذاب قبر سے یہ خطر — اس خبر سے کہتی ہین اینکی بخت
کرتا ہی حمد و ثنای کبریا — اوسکی سمجھی سب ہے ذوالجلال
کس لیے انپر ہے یہ سختی مگر — جب مفصل یون نبی حضرت نے کہا
ہی نجاست کی سبب ان پر وبال — جو نجاست ہو درم سی گر سوا
دہوا دینی جب ہی آئی عالم — اور درم بہر ہی تو کم نہ گر کہین

فصل چہارم در بیان ستر

پہر نماز فرض پڑہ بہر خدا — ستر عورت مرد کا ہی سینہ تا ساق
ستر عورت فرض ہی بہر نماز — عورتون کا ستر ہی جان من
ہی سراپا ستر عورت سر بسر — لیکن اوسکی منہ و پنجی و دست پا
منہ و پنجی سب چہپاوین بیگمان — کیونکہ ہی یہ امر حق اے باشعور

تا نجاست کا نہو ہووے گذر
گور مین مرتے ہین جن سے پی آب
ہین عذاب سخت مین یہ مبتلا
پاس سے بدون کے لگاو تم درخت
مردے کو دیتا نہین رنج و ملال
یہ نجاست سے نہ بچتی تہی ذرا
اوسکا دہونا فرض ہے اے با خدا
عفو ہے لیکن تو دہو اوسکی تئین
کہتی ہین یہ جملہ لسان با ادب
نیچی اونسے لگا تا زیر ناف
منہ و پنجون کی سوا سارا بدن
یہ چھپائین ہین ستر عورت بلا
ڈالیں منہ پر چادرین وہ بالضرور

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ — این آیت در سورہ احزاب

یعنی گر رہین نہ گہر گہر مست سر
یعنی پہیر نگا خدای دادگر
نقل کرتی ہین نجابت حق شناس
بیبیون نی سنکی حضرت سے کہا
سن نبی نی اونکو فرمایا او ہو

جب تلک گہر سے رہین باہر مگر — اور دیکہی غیر کو گر زن کبہی

ترجمہ حدیث ترمذی احمد وابوداود

آیا اک اندہا نبی کی گہر کی پاس — در پہ دی آواز یا خیر البشر
گر کہو تم اسکو بیوین ہم بلا — کیونکہ نابینا ہے پاکیزہ نفس
تم ہو بینا گرچہ نابینا ہے وہ — یعنی اوٹہہ پردی مین جا وسکی سبب

حشر مین اوٹھی گی نہ ہی اچہی
اوسکی آنکھون مین سلا گرم کر
ہین عمر ابن عبد اللہ نابینا مگر
جسکی باعث حق نی بہیجا ہی عبس
تا نہ دیکہو غیر کو ہی حکم رب

روایت

کہتی ہیں اہل شریعت ای شفیق
اور دی جسکی گہر الفت برید
جنکو ہوتی نہیں شہوت مگر
خواب میں ہوتا ہی انزال اوسکو شہ

اور چھپانا بہائی سی تم اپنی زنان
کہتی ہیں بارہ برس کا ہو وہ جب
اور ہو وہ فاحشہ زن جو اگر
پہلی جائی گہر اگر مان باپ کی
اور رضاعی کی پردہ ضرور
تیسری دیکھی اگر بہو کو جا
ساتوین ہو قوم بیشک دیکھیت
آٹھوین جو داذنی سہرب
دسوین مردہ شو اگر ہو جسکی زن
اور جاوی جسکی زن گر غیر گہر
اور رہی جاوا اوسکی کہتی ہی وہ زن
بعضی عالم کہتی ہیں ایسی ہوشیار
اور فرماتی ہیں حنفی ای عزیز
وزن نا مسلم عورت کا نہو
کہتی ہیں اکثر حقائق نی کہا
وہ جو دنیا میں ہیں دیوث بیان

ہی وہ نا محرم جو ہو والت بریدہ | یعنی ہو وہ شخص جو خواجہ سرا
بس ہوا وہ شخص بے غیرت پلید | اور مادر زاد ہو وہ جو کہ حیز
وہ نہ اس کو بھی ہے اصلا خبر | اور ہی خوجی کو شہوت مثل زنان
یا کری ان سی مساس ... | کہتی ہیں جو تا ہی اوسکو احتلام

روایت

ہی یہ حکم شرع ای اخوان من | کیونکہ نا محرم ہی وہ بہائی ترا
اوس سے پردہ فرض ہی ای با ادب | جیسے پردے ہیں اگر تا خیر کی
حکم ہی آنی نہ دی تو اپنی گہر | اور نہ دی ان کو جانے اپنی سی کہیں
حکم ہی تجھپر اجازت اوسکو دے | دوسری جائی اگر خالہ کی گہر
ہی یہ حکم عالمان ای با شعور | جسکی شوہر سی عقد ہی ان کا روا
چوتھی گہر ہمشیر کی جای ہو روا | پانچوین ماموں کی زن کا جو شوہر
جانی دو اوس گہر میں تم اوسکی تنگ | یعنی ہوا وہ لا ایک جدی اگر
ہو مگر استاد کامل مرد حق | اور نوین دائی جو ہو وای با خدا
وہ اجازت اوسکو دی اجانی نا | گیارہوین کعبی کو جانا ہی روا
لعن کرتا ہی خدای دادگر | یا اجازت دی بیوی گر شوہر او

روایت

ہو وہی ڈولی میں اگر عورت سوار | اوسکو لیجاوین گی دوزخ میں کشان
پہلی ڈولی میں جو کچھ بہار چیز | بعد اوسکی آپ ہو وہی سوار

روایت از حقائق سلمی

الدیوث لا یدخل الجنة

داخل جنت سی ہیں با یوں ثبات | کیونکہ ہی فرمود علام الخبیر

حکم ہی مومن اوسکو گہر نکالی
اوس سے ہی پردہ تارو ای عزیز
یاد رکہ یہ مسئلہ اچھی ان ہین
اس میں سب پیر ہی ... الم
بعد تیری عقد ہی اوس سی روا
کہتی ہیں اوسکو بہی غیرت سے بھی
گیارہ گہر کی ماسوا ای مرد دین
یہ روا ہی نزد عالم سب
اوس سی ہی پردہ فرض ای با خدا
اور چھٹی اوسکی چچا کا ہو وہ گہر
جاوین جب پہر خوشی شادی کی گہر
ہی اجازت جائی وہ پہر جا
ایک محرم ساتھ ہو ورنہ
یعنی جا تو شوق سی گہر غیر کی
اوسکی شوہر پر ہی لعن ذوالمنن
روز محشر حکم سی قدوسیان
پہر اوٹھاوین اوسکی ڈولی کو کہار
ہی یہ حکم شرع ای فرخندہ خو
مسئلہ دیکہا ہی میں نی یہ لکہا
داخل جنت نہوگی وہ ...

یعنی ہو لکی قید و فرج میں جلا	تا رہیں لو میں ہمیشہ مبتلا	کہتی ہیں دو قیدی اوسکو عالمان	جو کہ ہو طاعت میں حق کے بیگمان
یعنی گر عورت کا ہی شوہر سے آ	کر تو رستے میں رہی چہ برملا	اور برا فضیحے ہووی اور سیر و شہر	بس وہ ہی پوشا ہی والا کہر
اور چھوڑی گی کون حرص غلام	کہتی ہیں پوشا اوسکو بہی تمام	یعنی وہ زن کو چھوڑی پس وبند	کیونکہ پہنی ہیں شبکہ عضد
لاتی ہیں تنہائی میں اوسے عنا	نفس شہوت او شیطان کو یا	اور جیون کہت ایجان جہان	یعنی ہی ہر مرد انسان بیگمان
ہو شب تاریک اور جا پناہ	پاس مرد محبوب نیک مہرو ماہ	وان ہے خوف خدا اپنی باز	حبشی بی نہکت ہی وہ مرد نیاز
اور غلام ہووے اگر زن کا خرید	اوس سے پردہ کم ہی ای امر دید	کہتی ہیں جار ہی وہ اوس سے گفتگو	اور نہ بیٹھی اوس سے وہ ماہ رو

بیان ستر کنیزکان

لونڈیون کا ستر ای مرد خدا	زانو کی نیچی سی لیکر تا گلا	اور نیچون سی لگا بازو کنیز	یہ نہیں ہی ستر عورت ای عزیز

فصل پنجم در بیان شناختن وقت نماز

پانچویں پہچاننا وقت نماز	سو سنو ان پر فرض ہے ای بی نیاز	کہتی ہیں دو صبح نزد عالمان	ایک کاذب ایک صادق بیگمان
رہتی ہی جب رات تہوڑی سی ہنیا	ہوتی ہیں مشرق سی دو نمونا	پہلی کاذب بناکرتی ہی ظہور	نکلی ہی دم سفید مثل نور
ہی سفید وہ بشکل دم گرگ	پہر سیاہی نیچلی وہ تہی ہی سگ	ہی وہ بیشک صبح کاذب بالیقین	تو نماز فجر کی پڑہنا نہیں
کیونکہ ہی وہ شب بشب تا ریحان	روشنی کاذب کی رہتی ہی گمان	بعد اوسکی چڑہتی ہی اک روشنی	جتنی چڑہتی پہیلتی ہی وہی
ہی وہ وقت صبح صادق بیگمان	پڑہ نماز فجر تو ای مہربان	اور رہتا صبح وقت قبل از طلوع	نکلی سورج پہر نہیں حق تا رجوع

بیان شناختن وقت ظہر

اور آتا ظہر ہی بعد از زوال	یعنی کوٹھی دوپہر ای خوش خصال	کہتی ہیں ان عالمان نیک سے	سایہ اصلی سے جب سایہ ڈہلی
پڑہ نماز فرض بی خوف و خطر	ہی وہ وقت خاص مثلین سے	اور رہتا ظہر ہی ای ہوشمند	زیادہ ہو اصلی سایہ سے ای ارجمند

بیان شناختن وقت عصر

اور ہو جسوقت میں سایہ دو چند	پڑہ نماز عصر تو ای ارجمند	اور رہتا عصر قبل از غروب	جاوی چہپ جاتا ہی خورشید ڈوب

بیان شناختن وقت مغرب

بعد غروب شمس کے مرد خدا	ہی وہ وقت خاص مغرب برملا	کہتی ہیں جب ڈوبتا ہی آفتاب	اور اوٹہتی ہی پہر مشرق سے سیاہی

خود بچالا اوسکوی عابد بجل
دیکهکر عابد کو بولا بوالفضول
اور لایا هون براق نازنین
اصل او مس کے تهی کهتی هین جبین
جا کی جنت مین یا سینے اکبرا
یه دکها کر حال انی سسر
حق نی تجهپر مولوی بهیجا سلام
تا اٹهاوے تجکو ای مرد خدا
اور کهڑی هین منتظر تیری ملک
تکتکے عالم نی دیا اسکو جواب
اب نهین آنیکا جبرائیل امین
یعنی بیشک هی تو ابلیس لعین
دل نیارا مذ گفتار دروغ
چون شود از بیخ و علت سلیم
هر که بی باکی کند در راه دوست
جا چهپا پنجم زمین مین سر بسر
گر پڑهی عالم دو رکعت اشکار

ماهرانی هین نکریت و نغل
حق نی کی هی بندگی تیری قبول
هو سوار اسپر تو اب جلدی یهین
اور آیا وه براق اوسکو نظر
بو لعی غائط جس جگه پر تها پڑا
لیگیا اوس سبکو ایک عالم کی گهر
مین هون جبرائیل لایا پیام
عرش پر اپنے جناب کبریا
آئی هین همره سبکی کر فلک
پوچه کیا سکتا هی ای خانه خراب
تا نزول عیسی ای مرد لعین
مین نی فاکها بیکا اب تجسی یهین
آب وغن یا هیچ نفروزد فروغ
طعم کذب و صدق را باشد علیم
هر زنی مردان شود نامرد اوست
کہتی هین ابلیس کا اوسجا هی گهر
اور پڑهی امی اگر رکعت هزار

جو سنی عابد نی وه بانگ عجیب
چل بلاتا تجکو رب العالمین
دیکهی عابد کو نه بسر استوار
لیک دو نون هانهه باگو نکو تهام
بهرگئی کیڑی غائط مین تمام
دم په وقتی عالم کی اوٹهی یون ندا
یعنی مین هون خال سیاه پیٹ کا بجال
علم تیرا بس هوا مقبول رب
پر کرینگی اپنی تجهپر سایبان
مین نی دیکها هی کتابون مین لکها
اس سخن سی تیری یه ثابت هوا
حسن کلام مولوی ای حیرت
در حدیث آرام دل است
عنکبوتی تو نکس را ری شکار
کهنکی یه کنکی لگائی اوسکی جان
اور کها سب جو تهی شان کی وان
زیاده ان دو کا هی اوس مرتبا

یک بیک آیا چلا اوسکی قریب
یعنی آیا مین هون جبرئیل امین
لیچلا ابلیس کی خسر پر چڑهه
اور خسر بهی دم کو ہانکا تیز گام
گهر تلک آئی وه وقتی شام
مرحبا یا ان کہ تو آ مرد خدا
چل بلاتا هی تجهی ایزد تعال
اس سبب آیا هون یعنی کو اب
تا نهو خورشید کچه ایذا رسان
لیکئی زلف شتر جیسے مصطفا
ای فریبنده تو مجکو پر بلا
هشت سو مین لگ گیا هی سر بسر
راه تهیا دانه و دام دل است
من نیم ای سگ نگس جنت میا
بهاگا اوسجا سی مع خو شیر و یار
دیکهاتم نی علم کا رتبه یهان
گر هزار امی کرے رکعت ادا

حکایت

نقل کرتی هین محدث معتبر
اور لگا تها قفل ایک اوسمین بڑا
تهد سی آدم کی وقت پیشتر
دیکهکر اوسکو یه حیرت مین پڑا
ایکدن شیطان نے جو سیر کی
کی دعا اوسنی که ای رب العباد
دیکهی نیچی عرش کی اک کوٹهری
قفل هوا اس کوٹهری کا اب کشاد

حکم آیا اوسکو یہ خالق کا بس
کر عبادت اسجگہ ستر برس

قفل یہ جائیگا اسکا آپ کھل
حال ظاہر تجھکو ہوگا جزو کل

سنکی امر حق کو وہ لایا بجا
اوسجگہ ستر برس سجدہ کیا

جبکہ ستر ہوگئی پوری ہان
کھل گیا اوس حجرہ کا دروازہ عیان

اندر اوسکی جب گیا وہ بوالبشر
اور در آیا وہان اوسکو نظر

قفل دیکہا اوسمین تہی اک بڑا
پر چراغ عقل اوسکا بجھ گیا

پہر دعا کی اوسنی ای بار خدا
قفل بن کنجی کہلی جلدی مرا

سنکے فرمانے لگا رب العباد
یہ بہی دمنی کیا شجہیر کشاد

کر عبادت پہر یہان ہفتاد سال
تاکہ ظاہر تجکو ہووی اسکا حال

اوسنی بہی اوسجا عبادت اوسنی کی
خود بخود زنجیر اوسکی کہل گئے

جبکہ پالی اوسکی اندر اوسنی رہ
تیسرا در اوسنی دیکہا اوسجگہ

لکہتے ہین راوی مفصل یہ خبر
ایسی کہلی وہن اوسکی اوسجا سات در

کرتا تہا ہر در پہ امر حق ادا
حکم حق سی قفل خود کہلتا گیا

جبکہ ہفتم مین ہوا اوسکا گذر
اندر اوسکی تہی ہری لوح گہر

بعضے کہتی ہین تختی زمرد کی تہی
جو نظر اوسپر گئی ملعون کے

جا کی تختی کو لیا اوسنی اوٹہا
کلمہ طیب تہا تختی پر لکہا

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پڑہ کی کلمی کو ہوا ملعون اداس
یہ سخن کہنی لگا نا حق شناس

مین نی ہر در پر کیا سجدہ ادا
لیک اس کلمی سی مین واقف نہ تہا

گر مجھے معلوم ہوتا یہ سخن
تو نکرتا عرض پیش ذوالمنن

ایک کلمی کیلیے صد ہا برس
کی عبادت عمر کی برباد بس

جبکہ دلمین اوسکی آیا یہ خیال
پیش حق کافر ہوا وہ بدخصال

حق نی پوشیدہ رکہا راز نہان
چند مدت تک رہا کافر وہان

اک فرشتہ ہی نہین آگاہ تہا
لیکن اسکو جانتا اللہ تہا

جبکہ مٹی سی بنا آدم کیا
کفر پہر شیطان کا ظاہر کیا

یہ روایت معتبر ہی سر بسر
متفق ہین جملہ ارباب سیر

جب بنایا حق نی آدم بر زمین
اور ہوا فرمان رب العالمین

سب فرشتون سی کہا سجدہ کرو
ہی خلیفہ یہ ہمارا جان لو

سب فرشتی حکم حق لائی بجا
اک فقط ابلیس گردان ہوا

یعنی کی آدم سی اوسنی سرکشی
بولا یہ خاکی ہی مین ہون آتشی

دیکہ سورہ ص مین ای میری جان
آپ کرتا ہی خدا اوسکا بیان

یون کہا ابلیس نی اپنی تئین
یعنی مین بہتر ہون آدم سی کہین

قال انا خیر منہ
خلقتنی من نار وخلقتہ من طین

مین بنا ہون آتش چالاک سے
اور بنا آدم ہی مشت خاک سے

سنکی اوسپر یون ہوا امر کریم
قال فاخرج اس جگہ سی ای رجیم

قال فاخرج منہا فانک رجیم

قَالَ اذْهَبْ

لون ہوا فرمان رب العالمین
جا تو اب اپنی جہنم ہی لعین — یعنی میری پاس سے اب دور ہو
جا کہ تابع اپنا کر انسان کو

فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ

فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاۗؤُكُمْ

جَزَاۗءً مَّوْفُوْرًا

یعنی ہو ویگا کوئی تابع ترا
روز محشر اسکی پاوی گا سزا

بس یقین جا تو جہنم ہی جزا
تجکو اور تیرا جو تابع ہو ویگا

ہی جزا انکی یہی دوزخ سنا
لفظا موفورا کمل ہی عذاب — یعنی ہو ویگا عذاب ون پر مدام
مشرک و کافر و منافق پر تمام

تابع ابلیس ہاں ہیں بشک سب
اسلیی ون پر ہوا قہر و غضب — کہتی ہیں جو ہیں منافق بیگمان
دل ہیں نہیں انکا موافق با زبان

اور کہا حق نی تو کر او مغضوب سر
وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ
تا دغا کہاوین ترا وہ ناشکیب

اور ہلا تو کر سبہی انکو بیان
بِصَوْتِكَ
یعنی ہی جنبش لو انکو بیگمان

ساتھ تو آواز کی اپنی بلا
روایت
تا بنی آدم سی ہو پیرو تیرا

ابن عباس سی یون لکہتی ہین حال
یا در کہ اسکو تو ای نیکو خصال — دل میں خیال ایک کی آوی جو صدا
ہی ہی آواز شیطان پر بلا

یعنی فرمایا ہی خالق نی آو
تو بلا انسان کو آواز سے — دیتا ہی آواز شیطان سر
آو تم انسان میری راہ پر

اور بہجا وہ دین پر زنہار
ہی وہاں محنت سختی بشمار — سولوی نی اسشنسی ہوین بلا
اس روایت کا بیان آگی لکہا

بالیقین کہتا ہی ابلیس لعین
دل میں جو انسان کی ہیں دین — کہ ہر وزان اندیشہ اہی کھوی
کہ اسیر رنج و درویشی شوی

نینو اگر دہی یاران ابری
خوار گردی پشیمانی خوری — این شکوہ بانگ آن ملعون بود
ہیبت بانگ خدائی چون بود

بانگ دیوان گلہ بان اشقیاست
وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ
بانگ سلطان پاسبان اولیاست

اور او نپر بہیج تو اپنے سوار
اور پیادی کی بہی ہووی کمر بند — تا کرین گمراہ دیوان لعین
یعنی سی زندان آدم کی نگین

وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ

اور شریک ہو مال انکی میں تو جا
تا کہ لیوین واہر کسی لین جوا — یعنی لیوین مال کو بیجا اوٹہا
جانب فسق و قمار و ہم زنا

اور شریک اولاد میں انکی تو ہو
وَالْاَوْلَادِ
تا رتاسی لا دیا دین اولاد کو

تا الصفا و نسی پہری بہر خدا
تا براوی اوسکی دل کا مدعا

بر زبان تسبیح و در دل گاو خر
این چنین تسبیح کی دارد اثر

چہوتہی منہ کرکی طرف کعبی کی جو
بیٹھی حاجت کی لیی بیٹہا کہ جو

بخشتا دیتا ہی گنہ اوسکی الہ
گرچہ بیٹھی و سبھی کیی شام و پگاہ

بخشش سب میری گنہ پروردگار
مین ہون تیری فضل کا امیدوار

سن کلام مولوی مثنوی
مثنوی مین لکہ گیا ہی [illegible]

صد تمنا در دل است ای بو الفضول
کی کند نور خدا در دل نزول

اور اوسی کعبی کا گر آوی خیال
اوس طرف سی پہیر منہ جانب شمال

یا الٰہی از رہ لطف و کرم
اور طفیل سید خیر الامم

جب تلک باقی ہو میری زندگی
مین کرون تیری خدایا بندگی

فصل ششم در بیان تکبیر اولی

آٹہوین نیت کی بعد ای مومنو
فرض ہی تکبیر اولی تم کہو
معنی تکبیر این است ای فتا
ای خدا مین پیش تو قربان ہوا

سن کلام مولوی صدق بیان
مثنوی مین لکہ گیا ہی وہ بیان
چونکہ با تکبیرها مقرون شدند
ہمچو قربان از جہان بیرون شدند

یعنی کہ اللہ اکبر ای ملحے
[illegible] ہوتا اسی سی ہی [illegible]
کشتہ گشتہ اور [illegible]
شد بہ بسم اللہ بسمل در نماز

اور کتابون مین لکہا امر دین
نام اس تکبیر کی کہتی ہین تین
سن تو اول اسم اسکی کہلی کان
افتتاح و اولی تحریمہ جان

افتتاح ہو اسطی اسکو کہا
اس سی کہلتی ہی نماز ای خدا
یعنی یہ کنجی ہی ای مرد نیاز
حق نی [illegible] عطا بہر نماز

دوسری کہتی ہین اکو گوش کر
کیونکہ تکبیر ونسی ہی پیشتر
جیسی ہی بعد اسکی تکبیر رکوع
[illegible] ہیر و سجدہ با خشوع

لیک یہ تکبیرین یہ ہین سنت سبھی
فرض ہی تکبیر اولی ای اخی
تیسری کہتی ہین تحریمہ [illegible]
[illegible]ن کی اسکی یعنی لوین لکہی

یعنی انہی سب کیا اندر نماز

التکبیرۃ الاولی افضل من الدنیا وما فیہا

کہانا اور پینا حرام ای بانیاز

کہتی تہی اک دن حبیب پاک جان
افضل الدنیا ہی اولی تکبیان
یعنی دنیا مین سی جتنا مال و زر
وہ و اوسی گر رہ حق مین سر[illegible]

زیادہ ہی نیکی وہی دلی کا صواب

روایت از ترغیب الصلوة

اوسکا ہوگا حشر مین آسان حساب

لکہتی ہین ترغیب مین یہ بانیان
جب قضا ہوتی ہی مومن سی نماز
روتی ہین دونون زمین و آسمان
بلکہ عرش و کرسی و قدسیان

عرض کرتا ہی فلک بار خدا
حکم ہو دی گر پڑون مین اس پہ [illegible]
امر حق آتا ہی کی جب [illegible] برین
ہی یہ بندہ خاص میرا اہل دین

شاید آدمی باز اور توبہ کری
پہر نہ پاکو کوی عصیان مین گر
یعنی اب توبہ کری اور آوی باز
جو قضا اس نی نہ کی پہیری نماز

ردّ تو اپنی جا پہ ساکن ہی سما

بیان نماز قضا

عفو ہی اوسکو اگر پہیری قضا

نزد حنفی کی ہی مقعدہ آخری
اور ہی فعل مکرر سن سجود
ایک نے عالم سی پوچھا یہ کلام
یون کہا عالم نی اوسکی جواب
ایک سجدی کا ہوا تہا حکم رب
یعنی جو ابلیس کو دیکہا کہڑا
یا کیا یہ سجدہ از رب جلیل
اسلیے سجدہ کیا تہا دوسرا
وہ جو دو سجدے ہوی مقبول رب
اور روایت معتبر ہی سے سنو
بہیجتا ہی دست رحمت حق مدام
روح اسکی کس لیے آتی ہی پاس
کہتے ہین لیکن محدث اسی آنے
ہی وضو جائز نماز اوسکی صحیح
کہتے ہین یون اوریان معتبر
جو کہ لایا امر خالق کا بجا
اور نہ وہ سجدہ کیے جسنے اگر
اور کیا ہی جسنے سجدہ اولین
اور سجدہ آخری جسنے کیا
یون ہوا اسوقت فرمان رسول

یعنی ہی یہ فعل واحد آخرے | کیونکہ آتا ہی نماز اندر یہ ایک

روایت

فرض ہر رکعت مین دو سجدے مدام | ہی یہ کیا حکمت بتا ای پیشوا
مسئلہ ہی معتبر اندر کتاب | جبکہ پیدا حق نے کی آدم کو کیا
سن فرشتون نے کیا پا جب آواز | جبکہ سجدے سی اوٹہایا اپنا سر
طوق لعنت کا ہی گردن مین پڑا | ایک سجدہ حکم سی لائی بجا
تا ہوا مثل شیطان ذلیل | یا یہ سجدہ شکر حق ہی آخرے
یعنی امر حق ہوا ہم سی ادا | متفق اسپر ہین سب اہل اصول

ترجمہ حدیث ترغیب الصلوۃ فی تواریخ بخاری

دیکہ لی ترغیب مین جا اگر | ہی صحابون سے حضرت نے کہا
اور فرشتون سی یہ کہتا ہی کلام | دیکہو بندی کو مری تم ملکی سب
چہوڑ کر اپنا تن خاکی لباس | اور طاعت مین ہی مشغول ہے
بندہ اوسکو خود بخود آتی چلے | اور وہ سجدی مین جو جاوی ای امام

ترجمہ حدیث فی تواریخ اوسط ابن محمد اسمعیل

ایکدن فرمائی نبی خیر البشر | حق نی ارواحونکو جب پیدا کیا
اور دو سجدے کیے اونسے ادا | ہی بلا شبہہ وہ مومن اہل دین
واسطے اوسکی ہی بس نار سقر | ہوگا پیدا اشتر کو نسی بیگمان
وہ مریگا ہو کی مشرک بالیقین | یعنی پیدا ہوگا وہ مومن بشر
پہلی کافر ہوگا وہ دنیا مین | اور مریگا ہوکی مومن بیگمان
ہوگئی خاطر صحابہ کی ملول | بو حنیفہ سی روایت ہی صحیح

یاد رکہ یہ مسئلہ ای مرد نیک
آتی ہر رکعت مین دو پہر دو دو
تا کہ حاصل ہووی ہیر ادعا
حکم سجدی کا فرشتون کو دیا
دیکہ کر ابلیس کو وہ سر بسر
دوسرا پہر شکر کا سجدہ کیا
جسنے سجدے کی ہمین توفیق دی
دونون سجدونکو کیا حق نے قبول
فرض ہر رکعت مین ہینگی اسسبب
گر کوئی سجدے مین جو دسو گیا
بیچ وہی مین سجدہ یہ کرتا ہی آپ
اسکا یہ سجدہ مجہی مقبول ہے
جسطرح سوجاتے تہی خیر الانام
عالمونکا اسپی فتوی ہی صریح
او نکی اوپر حکم سجدونکا ہوا
تا ابد اوسکو ذرا لغزش نہین
اور مریگا کفر مین کافر عیان
اور مریگا ہوکی کافر بے بصر
یعنی جنت مین رہیگا جاودان
دیکہ لی مسند مین لکہتی ہین صحیح

عرض کی سنکی کہ یا خیر البشر
سجدہ اول کا کیا سب نے وہان
یعنی دی ہی ہمکو خبر یا مصطفا
آوی جو سجدہ کو گہر سی نیاز
جلد سجدہ آخری مین ہو شریک
ایسی نعمت حق نے کی ہمکو عطا
ہو گیا ہو گر قضا ایسی سبب
یہ نہین سجدہ محسوب نماز
یعنی ہین داخل ہوا اندر نماز

کہتی ہین یون عالمان بمقام
دوسری الحمد سی سورت ملا
اسمین پڑہ خالی تو سو رہ حمد کو
لیکہ یہ واجب ہے اوسپر بلا
مذہب حنفی مین ہے بیشک روا
پہر جو تہے ظہر و عصر اسپر ہو
تعدیل ارکان ہیگا واجب ادا کی
اور ہی تو ترک تعدیل آخرے
ساتو مین انسے کہ شقہ مین ہی ایک
کہتی ہین تعدیل اوسکو عالمان

اور سنت سات ہین اندر سجود
گوش سر کہ فرماتی ہین اہل شہود
پہلی سنت جانو تم تکبیر کو
یہ برای سجدہ کہتی ہین کہو

دوسری نیچی رکھو بعد سجود
اور کلائی ہووی استادہ بجود
تیسری تسبیح کو ان کی درمیان
سنتکو سجدی کی لیی کہو ہان

چوتھی رکھو سوی کعبہ انگلیان
پانچوین تسبیح پڑہنا بیگمان
اور چھٹی فارغ ہو جب سجدی سی گر
دوسری سجدی کو جاؤ بیٹھ کر

ساتوین سجدی مین وہ نیکو کرو
تا غم عشقی سی تم بی باک ہو
دیکھنا سجدی مین ہی اپنی غرور
رکھ تو اپنی چشم خود بینی سی دور

دیدہ حق بین حق کی ہین منظور ہی
جو کہ خود بین ہی خدا سی دور ہی
مثنوی مین ہی یہ قول ہو گوی
او سنی خود بینی کی آہی شیخ

دیدہ بینا از لقای حق شود
حق کجا ہمراز ہر احمق شود
ای برادر از خودی خود دور شو
با فنای غرق بحر نور شو

از خودی بگذر کہ تا یابی خدا
فانی حق شو کہ تا یابی بقا
پس خودی اسپ ہی با ذو الفقار
بیخودی شو فانی ہستی وار

ترجمہ حدیث شریف کہ از مشکوٰۃ نقل است

نقل ہی اک مجلس ای مرد گزین
تا نہ آوی تجکو خود بینی کہین
یون روایت کرتی ہین اہل بیان
تھی نبی یعقوب مین اک دو جوان

اون مین تھی باہم محبت آشکار
ایک فاسق ایک تھا پرہیزگار
کہتی ہین الفت دونون مین بیک تھی
ہم نوالہ ہم پیالہ ایک تھی

لیک تھا فاسق نہایت بد عمل
تھا ولیکن دوسرا نیکو عمل
یعنی تھا فاسق گناہو سی بھرا
تھا خودی مین مست لیکن نہان

کہتی ہین اک روز صالح نی کہا
توبہ کر یعنی گنہ سی باز آ
روز رہتا ہی گنہ کی تو گنی
دیکھی تیری وہان کیسی بنی

اسقدر مت کر گناہ ای خود پسند
دو جہان مین تو ہوگا مستمند
جانتا حق کو نہین قہار کیا
پھر تو نکو دیگا دوزخ مین جلا

کچہ نہین تیرا چلیگا پیش دست
اوس عذاب سخت سی جو کر گشت
مین تجھی تحقیق دیتا ہون خبر
واسطی فاسق کی ہی نار سقر

ہو کوئی ہی مثنوی مین یہ بیان
یون کیا ہی نفس ظالم کا بیان
مشورت با نفس خود گر میکنی
ہر چہ گوید کن خلاف آن دنی

مشورت با نفس خود اندر فعال
ہر کہ گوید عکس آن باشد کمال
سنکی فاسق پھر کو لایا بجا
کہتی خود بینی کچہ اوسمین خطا

چشم نم ہو کر کہا ای نیکنام
توبہ کی مین نی گناہون سی تمام
دیتی ہا کی اب مجہی بیدار خدا
اور گناہو سی کہی مجکو جدا

میری حالت پر کری اپنا کرم
وہ تو ہی غفار ای الاہم
بس سخن صالح ہوا اوسکا خموش
لیک دل مین کہا تا تہا وہ جوش

کچہ دنون کی بعد دیکھا برملا
فسق مین فاسق کو صالح نی پھنسا
تر شرو ہو کر کہا ای بی حیا
پھر وہی بد کام تو کرنی لگا

جس بدی سی تو نی کی تہی توبہ تمام
وہ سی بدی سی پھر رکھا آخر کو کام
ای قسم مجکو خدا کی ای جوان
حق تجہی جنت نہ بخشیگا وہان

اللّٰہم اغفر لی ولوالدی ولجمیع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منہم والاموات برحمتک یا ارحم الراحمین

فصل سیزدہم در بیان مباح

اور نماز اندر مباح اسے یا اخا | قتل موذی چیز کا کرنا ہے روا
اس خبر سے عالمون نے ای اخی | قتل موذی کی اجازت آ مکو دے

اُقتلوا المُوذیاتِ قبلَ الاذی

کہتے ہین اوی پیمبر نے کہا | قتل موذی قبل ایذا ہے روا
اس سے یہ ثابت ہے نزد عالمان | مار اوس شے کو جو ہوا ایذا رسان

یعنے ایذا سے تو پہلی قتل کر | جب مصلی پر تری آوین مگو
کہتمل و پسو و مچھر اور جوان | مل انہین جنکی سے ای نیکو جوان

پانچوین بچھو چھٹی زنبور کو | مار وانپر حکم ہے پاپوش کو
کہتے ہین بچھو پہ ہے لعن خدا | قتل کرنا اوسکا ہر جا ہے روا

اگرچہ ہو بیچ مین دیا اندر نماز | مل اوسے جسکی سے یا دست دراز
عالمو نکا قول ہے ای نور عین | رکھلی تو نعلین اپنی تحت عین

النعلین تحت العینین

کیونکہ ہے پاپوش یکضرب کلان | اس سے سمجھا ہے سر موذی کہان
ساتوین موذی ہے یعنی چھپکلی | اسکو بھی پاپوش سے مل ای اخی

آٹھوین ہو وانہ سگ ہو پر ملا | اور نوین ہے قتل جائز سانپ کا
لیک کہہ منہ اپنا کعبے کو عیان | جب واہے قتل موذی بیگمان

ترجمہ حدیث شریف کہ از مشکوٰۃ و مسند ابو حنیفہ است

نقل کرتے ہین یہ ارباب سیر | پڑھتے تھے حضرت نماز بے خطر
آگ سے شیطان نے لکڑی جلا | سامنے خیر البشر کی لی گیا

دیکھکر اوس آگ کو خیر الامم | ہٹ گئے کہتے ہین پیچھے دو قدم
اور کہا حضرت نے یہ کلمہ عیان | دی پناہ مجکو تو ای خلاق جہان

اور لکھا مشکوٰۃ مین ہے آشکار | لعن کی اوسپر نبی نے تین بار

یقول اعوذ باللہ منک ثم قال العنک بلعنۃ اللہ ثلثا و بسط

اور کیا حضرت نے دست اپنا دراز | تاکہ آوے ہاتھ مین وہ حیلہ ساز
پھر لیا اپنے ہاتھ کو جلدی ہٹا | اور رہے مشغول برامر خدا

جب نماز فرض سے فارغ ہوئے | پوچھنے اصحاب حضرت سے لگے
کیا ہوا تھا آپ کو خیر البشر | جو ہٹے پیچھے یکایک سربسر

دیجیے ہمکو مفصل یہ بتا | پیچھے ہٹنے کا سبب یا مصطفیٰ
تب یہ فرمانے لگے خیر الورا | تھا یہ ابلیس لعین کا شعبدا

یعنے لایا تھا وہ اک لکڑی جلا | اس سبب سے دو قدم پیچھے ہٹ گیا
اور دیا تھا ہاتھ جو مین نے بڑھا | پکڑ لیتا ابلیس کو بہر سزا

تا حوالے لڑکونکی کر دون اوسے | پابندہا و ر پر مدینے کی سے
لیک یاد آئی سلیمان کی دعا | واسطے اسکی کیا اوسکو رہا

ولولا دعوة اخينا سليمان لاصبح موثقا يلعب به ولدان اهل المدينة

بھائی میری کی دعا ہو ویگی رد — اس سبب نبی نے نکی پہ ادب کی کہ
گوش کر کہ حضرت سلیمان کی دعا — کہتی ہین یون عالمان باخدا

یہ دعا کی تھی نبی نی انکسار — جو تصرف مین تیری پروردگار
ہی دیا تو نی خدای دو جہان — ملک مال و تخت شاہی بیگمان

اور کبھی تابع مری جن و بشر — رہتی ہین طاعت مین وہ شام و سحر
بعد میری یا کریم ذو الجلال — ایسا مت دینا کسیکو ملک و مال

اور نکر تابع کسی کی جنیان — گر کریگا تو وہ ہونگی سرکشان
اور نہین کرینگی وہ فرمان بجا — یعنی تجھسی وہ کرینگی سرکشی

کہتی ہین ابلیس سے او جنبیان — لی گئی تھی بر فلک قدسیان
وان عبادت حق کی وہ لایا بجا — جن تھا لیکن خاص بندہ ہو گیا

جب نکی فرمان حق کی پھیر دے — حق لی اوسکو نہیں نکالا اوسکا ہر سے

فصل نوزدہم دربیان فاسد شدن نماز

ای محمد رہ تو اون چیزون سی باز — یعنی دو چیزین کہ توڑین ہین نماز
کہتی ہین فاسد ہین پچیس چیز — یاد رکھ لکھتا ہون مین ای باتمیز

جو گنہگاری آیسی اندر نماز — اس سی فاسد ہوتی ہی اوسکی نماز
ایک جاتی ہی اوسی گر ہو امام — بند ہو وی اوس سے قرات جب تمام

ہی روا اوس شخص کو ای باخدا — ایکبار ہی وہ گنہگاری بر ملا
دوسری گر چھینک کا دیوی جواب — ٹوٹ جاتی ہی نماز ای کامیاب

تیسری ہی دوسری مصیبت سے اگر — ہی یہ رونا اوسکا فاسد سربسر
اور روی جو محبت سے کوئی — اوسکی حق مین کہگیا ہی مولوی

گر کسی گر یہ ز شوق و از نیاز — رونقی یابد زگریہ آن نماز
چوتھی گر مانگی دعا اندر صلوٰۃ — مانگتی ہین جیسی ہر دن سلوۃ

یعنی دی مجکو الٰہی ملک و مال — یا وہ زن دی مجکو جو ہو صاحب جمال
یہ دعا جائز ہی نزد شافعی — اعظم کہتے ہین فاسد اتقی

ہین سلیمان اعظم کی معتبر — کہتی ہین ممکن ہی جو مانگی بشر
وہ طلب حق سی کی ای نیک بخت — مانگنا اوسکو ہو وی جو انسان سخت

گر دعا اسطرح مانگی آشکار — بخش مجکو ای مری پروردگار
اس دعا کو کہتی ہین حنفی روا — یا مانگ حق سی اپنی ای مرد خدا

کیونکہ یہ طاقت ہی نہین کہتا بشر — جسکو چاہی بخشی جنت سربسر
یہ آدمی کا کام ہی بخشش عطا — جسنی مشت خاک سی آدم کیا

یعنی ہی اللہ بیشک مہربان — مومنون کو بخشیگا باغ جنان
پانچوین ہنسا سخن ای نیکنام — گر کری قصدا و یا سہوا کلام

یہ صغیری مین لکھا ہی سربسر — گر نماز اندر کوئی دیوی خبر
ای گیا تھا جو بشر گھر سی نکل — وہ ہوا داخل سنا ہی ہمنی کل

یعنی یا گھر مین کر سیر جہان — منتظر تھی جسکی کثر مردمان
تسکی وہ بی ساختہ ای باخدا — گر کہی الحمد للہ بر ملا

یا پڑھی لا حول کو قصدا اگر — کہتی ہین فاسد ہی ای الا گہر
اور چھٹی گر خود کری جسکو سلام — ساتوین دیوی جواب اسلام تم

آٹھوین گر راہ نکلی ای جوان / بیگمان فاسد ہی نزد عالمان
دسوین اجو نہ سفیدہ نزد سالکان / کہتی ہین جسکو کہ نشا مردمان
یہ خلاصے مین لکھا ای مرد دین / ہی ہنسی مین بیامین کہتا ہی تین
اور ہنسی دم ہی ضحک ای پیر کبیر / ہوتی ہی اس سے فقط فاسد صلوۃ
اور ہنسی اسکی سنی گر دوسرا / ہی یہی سب نزد عالم قہقہا
اس تبسم ہی اگر کوئی ہنسے / سن طہارت اور نماز اسکی رہے
یعنی گر ہو مقتدی آگی کہڑا / پہر بہی وسکی ہو وہی دسکا شیدا
اور اوسی گر غیر دیگی بیت تیا / ہی یہ فاسد لی جو لقمہ غیر کا
چودھوین فاسد ہی ای مرد خدا / ستر عورت ہو چہارم گر کہلا
یا کہلے پانوکی پنڈلی یا شکم / بیگمان فاسد ہی نزد ذی ہمم
متفق ہین سب محدث اسی اخی

نساء کاسیات عاریات ممیلات مائلات کذا فی المشکوۃ

سترہوین پہنی ہین جو کپڑا مہین / ہونی والی ہین برہنہ بالیقین
سن یہ پنجدہوین کرتی ہین تیمم / جسکے سجدہ ہین وہ نیتین کو کم
اور کری سجدہ جو ہو پیر دستر / یا جو ہو انکی سوا غلہ دگر
یا جو ہو سیار عنبہ یا گیاہ / جو نماز اپنی پڑہیگا ہی تباہ
سولہوین کعبی کو جسکی پشت ہو / ہی سبب فاسد ہی ای مرد نکو
ہی کثیرہ وہ عمل ای نیک صفات / باندہی جو دستار کو اندر صلوۃ
یا کری وہ ہاتہ سی جس کام کو / ہی کثیرہ وہ عمل ای نیکخو
ہجدہم فرماتی ہین ای باشیاز / ہووی نہی ترتیب جو صاحب نماز
پہلی لازم ہی اوسی پہیر قضا / بعد وقتی کو پڑہے وہ برملا

اور نوین گر لگ کرین جو مرد و زن / ٹوٹ جاتی ہی نماز اچھا ان من
گیارہوین کوئی ہنسے اندر نماز / اس ہی حصہ سے نماز ای بے نیاز
قہقہہ اول ہنسی ای با نیاز / اس سی جاتا ہی وضو ٹوٹی نماز
ضحک اسکو کہتی ہین مردان راز / جو ہنسی وہ خود سنی اندر نماز
تیسری خندہ تبسم ہی صریح / مسکرانا جسکو کہتی ہین صحیح
بارہوین جو ہو کہڑا پیش از امام / ہی نماز اوس شخص کی فاسد مدام
تیرہوین فرماتی ہین اہل اصول / جا دی قرآت مین اگر آیت کو بہول
اور با ہم اوسکے ہین عالم سبے / دی اگر جائز ہی لقمہ مقتدے
اور کہلے کسی کا چہارم عضو گر / یعنی جیسے کان ہین یا موئے سر
اور پہنی ہین اگر کپڑا مہین / ہی نماز اوس کی فاسد بالیقین
کہتی ہین یہ فرماتی تہی حضرت نبی
مومنونکو سیل مین سینے والیان / اور اوپر سیل کرنی والیان
رکہ تعویذ نکو زمین پر استوار / تا نہ سجدہ مین او ٹہکین زینہار
یعنی گر کاکن ہو یا ہو باجرا / یا عدس ہو یا ہو منڈوا برملا
اور نخود گندم پہ ہی جائز نماز / گر ہو جا اسپہ پڑہ ای بانیاز
ہفدہم گر سبب سے ہو عمل کثیر / کہتی ہین فاسد اسی برنا و پیر
یا جو باندہی بند جامہ سر بسر / یا اوتاری اپنا جامہ وہ بشر
یا کری اک ہاتہ سی دشوار کام / کہتی ہین یہ بہی کثیرہ ہی تمام
یعنی گر اوسکے قضا ہوں پنج نماز / اور پڑہیگا وقتی کی فاسد نماز
اور اگر ہو وقت تنگ بہر نماز / اوسپہ جائز وقتی ہی اپنا نماز

اور قضا جس سبب ہوں ای جوان
گرچہ کہانا خرد ہو مثل نخود
بست یک گر ترک ہو رکن نماز
بست دو گر تن گنجے جا وتین بار
بست سوم کہتی ہین ای محترم
بست چارم دیکہنا قرآن کا
کہتی ہین تبدیل ہو معنی اگر
حا و ہا کا گرچہ مخرج ایک ہے
حروف حلقی شش لبعی ای عینین

اوس سے ہی ترتیب نقطہ بیگمان
ہی یہ فاسد یعنی کہتا ہی جو دد
ٹوٹ جاتی ہی نماز ای بانیاز
وہ نماز اوسکی ہی فاسد آشکار
گر کہڑی ہون مع وزن صفین ہم
کہتی ہین فاسد پڑہنا ناظرا
ہی فاسد سرا ای ہی سیر
فرق ہا نہین کہتی ہین معنی کا ہے
ہمزہ ہا و حا و خا و غین عین

کہا وی جو او سے سی اندر نماز
بیسہ ہین پانی کا پینا ای جوان
یا قیام ویا ہو قرأت یا رکوع
اور فرماتی ہین اکثر عالمان
اور اگر ہون دوسرے صفین بان
لیکن سوم جو پڑہی قرآن غلط
ہامی ہو زہی پڑہی گر حمد کو
یعنی مخرج انکا حلقی ہی عیان
حا ہی حلقی سی ہی حمد کبریا

انکو فاسد کہتی ہین ای بانیاز
اسکو بہی کہتی ہین فاسد عالمان
یعنی آخر او رہجن باخشوع
رکن واحد ہین کہجاوگر عیان
پہنین فاسد نہی نزد عالمان
اور قرآن بہی ہی بعض سقط
جاتی ہین معنی بدل ای نیکخو
منفق اسپر ہین جملہ قاریان
چہوٹی ہی سی تغییر معنی برملا

روایت از فصول عمادی

اور روایت ہے عمادی سی عیان
اور اسا سے اوسکی ہی فاسد تمام
ضالین سی ہین معنی گمرہان
اور پڑہیگا وال سی گر ذالین
امر حق ہی یون کہو ای مومنان
ایسی ہی کر الہی پروردگار
اور فرماتی ہین یون خیر البشر
یعنی کرتا ہون ادا حق ضاد کا
یا کری آمین پر تشدید میم
اور پڑہی جو سین وا لصین کو

ضاد کو گر ظا پڑہی ای مہربان
یاد رکہ یہ مسئلہ ای ذی مقام
ظا سی ظلہ یعنی سایہ بیگمان

یعنی گر ظا سی پڑہیگا ظالین
بعضے کہتی ہین کہ وہ کافر ہوا
اور معنی ظالین کے ای سنجے

وہ نماز اوسکی ہی فاسد بالیقین
ضالین جسنے اگر ظا سی پڑہا
سایہ کرنیوالی کہتی ہین جسے
یعنی ذلت ہین اسکی بالیقین
رب نہ دکہلا ہمکو راہ گمرہان

وَلَا الضَّآلِّيْنَ

اٰمين

لفظ آمین ہی قبول کردگار
گوش کر فرماتی ہین خیر الوری

لفظ آمین قول ہی جبریل کا
یعنی انابل ضاد اسکو دہیان کر

اَنَا اَهْلُ ضَادٍ كذا فى المشكوة

مومنو تم بہی ہو پیرو مصطفا
وہ نماز اوسکی ہی فاسد ای ندیم
اوسکی ٹوٹی ہی نماز ای نیکخو

ضاد سی یعنی پڑہو تم ضالین
یعنی ہلجاوی اگر میم و الف
سین سے شمشیر کے معنی مراد

پڑہتی تہی جسطرح ختم المرسلین
اس سبب فاسد نہی ذہنی مگر
صاد سی گرمی کی معنی کر ادا

اور نصر اللہ پڑھی گر سچ ہے / اس سی ٹوٹی ہی نماز ای نیکپی
یعنی فتح یکہ یا فتح دگر / ہم نہی کو فتح دینگی سربسر
یا پڑھی گر جاء تو آ باکی جا / وہ نماز اوسکی ہی فاسد برملا
اور فلق میں ہیں جتنی یا بنیاز / گر پڑھی دو سین زبر فاسد نماز

صادسی ہی نصر امداد خدا / ہم نہی کو دینگی نصرت برملا
سینپ نے ہی نسر یعنی بت کا نام / یا ہین معنی نسر گر سکی تمام
یا حطب طاسی اگر تاسی پڑھے / بس نماز اپنی کو وہ فاسد کرے
یا پڑھی گر صادسی لناس کو / اس سی ٹوٹی ہی نماز ای نیکخو

اور جتنی ناس میں ہیں سین ہو / صادسی فاسد اگر پڑھنا جانو
کہتی ہیں یہ عالمان معتبر / ایکدن فرمائی تہی خیر البشر

فصل بستم در بیان مکروہات

صلوا کما رأیتمونی اصلی کذا فی مسند امام حنبل

بس تو اے ہمدم جیسی ہیں پڑھتا نماز / باحضور دل نماز با نیاز
اس خبر سی عالموں نے برملا / کر دیا کامل سی ناقص کو جدا
گر نہو باور تجھی انکی صفت / گن لی مکروہ یکصد و شصت و دو
پہلی یہ مکروہ ہی اے باخدا / جامہ سرخ و زرد جو پہنی نگار
دوسری مکروہ کہتی ہیں اسے / عاریت جامہ جو لی کفار سے
چوتھی گر ہوں سینہ جامے کی کہلی / کہتی ہیں مکروہ یہ بھی اسے
اور چھٹی جامہ ہو گر ریشم کا خاص / اسکو ناقص کہتی ہیں بالاستقصا
کہتی ہیں ہشتم وہ ہی ناقص ازار / جس سی حلی درین نجس ہی چھپا ہی یار
اور نوین مکروہ ہی کپڑا مہین / جس سی ظاہر ہووے تن اے مرد دین
گیارہوین جو شخص ہووے بے نماز / اوسکی جامی سی بھی ناقص نماز
یعنی ہی وہ مستہ پوشین کی نماز / اس لیے مکروہ ہی اے بے نیاز
تیرہوین ہووی جو کوئی ننگی سر / کہتی ہیں ناقص ہی اے اللہ
ہی چودہوین بہی ناقص اے اخی / پہنی ہو جامہ بصفا اکا کوسی
اوسکی جامی سی جو پہنیگا جو نماز / ہوگی ناقص وہ نماز اے بانیاز

امر یہ ہی خاص امت پر تمام / پڑھتی ہیں جو فرض اسکو نزد امام
گو نبی کہ فرمائی ہیں یہ صلوٰۃ / زین مکروہ ایک اسی و سات
کہتی ہیں مکروہ جامے سب ہیں یہ / یاد رکہ لکہتا ہوں میں اب تیس
اور رنگنا عورتوں کو ہی روا / سرخ و زرد و سبز کالا برملا
تیسری جامہ ہو گر مال حرام / ہی یہ بس مکروہ تحریمیہ تمام
پانچوین پر زر ہو جامہ جسکا گر / یعنی تار و کشیدہ سربسر
ساتوین پیچیدہ گر ہو جا آستین / اسکی بھی اکراہ میں شبہ نہین
اور روا ہی عورتوں کو گہنی بند / تا نہ پہونچے بدن کہ سی کچہ گزند
دسوین ہی مکروہ جامہ گودار / یعنی ہووے جس سے زینت آشکار
گرچہ ہووی پاک ہو یا سربسر / کہتی ہیں اوسپر پڑے اچہا اثر
بارہوین جامہ جو ہو گہر میں نو / رکہ نہی کو گر ہرائی سی پڑہو
چودہوین مکروہ ہی اے محترم / گر کہلا ہو جسکا سینہ اور شکم
سولہوین وہ شخص کا ہووی لباس / رکہ گیا ہو جو امانت جسکی پاس
ہفدہم جامہ چورا کر پہنے جو / بیگمان مکروہ ہی اے نیکخو

اور چھٹی وہ جا ہی نزدیک شناس / ہو نجاست جسجگہ کی آس پاس
ساتوین آتی ہو جسجا بوی بد / ہی نماز اوسجا تری ناقص سند
اٹھوین اوس بام پر بھی نا روا / جسکے نیچے ہو نجاست ام کا
اور نوین جسجا ہو آتش شعلہ زن / سامنے سجدہ کیلئے ای اخوان من
دسوین گر ہو شمع شمس یا چراغ / روبرو سجدہ کیلئے ای اہل باغ
گیارہوین حمام ہین جا مومنین / اس سبب گھر ہی ابلیس لعین

ترجمہ حدیث شریف

یاد رکھ فرماتی ہین خیر الوری / یعنی ہی حمام گھر شیطان کا
کیونکہ واقع ما ہی غسل مردمان / اسلیے جائز نہین ای مہربان
بارہوین ہی جا سی نجانہ تمام / بلکہ نسبت سجدہ کو کرنا ہی حرام
تیرہوین ناقص سطح خالی کی جا / چودہوین کوچی ہین ای مرد خدا
ہی کہ رستا او سجا پہ پندرہوین نماز / شاہرہ ہین جو پڑی ای بانیاز
کہتے ہین جائز ولیکن ایکجا / متصل ہو کھیت ستی کی لگا
جب وہ ای راہ مین ای مرد دین / لیک جائز کھیت پر اصحاب ہین
سولہوین مکروہ ہی صحرا کی جا / سن بغیر از سترہ کی ای خدا

بیان سترہ

کہتی ہین جو کچھ سترہ آگے ہی ای ہوشمند / یعنی ہو وہی مثل گز لکڑی بلند
اور اوسکا عرض اک انگل کا ہو / گر تو استادہ اوسی ای نیکخو
خواہ صحرا ہو اگر یا ہو وہ راہ / سترہ کر استادہ پیش سجدہ گاہ
پڑھ نماز فرض او سنت بیخطر / کچھ نہین صحرا او سیدان سی ضرر
ہفدہم وہ جا جہان یا جا بجی / ہجدہم جسجگہ پہ چکی سی چلے
نوزدہم مکروہ ہی ماتم کا گھر / بیسوین جسجا نہ ہی ہو بن سترہ
بست یکم وہ جا ہی قعود گاہ انسان / کہتے ہین جسکو طویلہ مردمان
بست دوم ہو وین جسجا گوسپند / بست سوم پہلو کی جا ای ہوشمند
بست چارم کہتی ہین اہل سیر / سامنی سجدہ کی ہو جو تیغ اگر
بست پنجم لکھتی ہین تصویر کو / سامنے مکروہ گر سجدہ کی ہو
اور ہنود کی گھر نہین ہی صورتین / دیگر گھر ہوتا ہی خوش لیو دنی
وہ نہین مکروہ ای مرد خدا / یعنی ہو تصویر جسکا سر کٹا
اور نہ ہی مکروہ تصویر درخت / اوسی کچھ مطلب نہین ای نیکبخت
بست ششم کہتے ہین تلوار کو / سامنے سجدہ کی لٹکی ہی جو
بعضی جائز کہتی ہین ای سینہ صاف / نزد بعضوں کی ہی اسمین اختلاف
کہتی ہین شمشیر ہو ننگی اگر / سامنی سجدہ کی استادہ نگر
جب ہی مکروہ بی شبہ عیان / ہی وہ جا جائز میان ہر دو گر نہان
بست ہفتم ہو جسجا شور و شین / کہتی ہین مکروہ اسی ہی نور عین
بست و ہشتم ہو جو تاریکی جہان / ہی وہ جا مکروہ نزد عالمان
بست نہ گر ہو مصلا خوشنما / ہی نماز اوسپر بھی ناقص سی بلا
بیسوین مکروہ ہی ای خوش سیر / گر پڑی ہی کعبی کی کوئی بام پر
ناقص ہی یکم اسے با نیاز / جو پڑے ہی سجدہ غرفی مین نماز

ہو جہان سی دوم بانگ نجس / ہی وہ جا بیشک سبب ای منفس
اتھی سوم ہو جو بہر جی کی دکان / کہتی ہین مکروہ وہ جا عالمان

سی چہارم ہی وہ جا آنگی ہی صفات / جو کہ ہو جنبش مین ہنگام صلوٰۃ
یعنی جو ہی جا پہ پانی سے تمام / آتی ہی جنبش مین انسان سی تمام

سی وہ پنجم کہتی ہین آبا نیاز / تنگ جا مکروہ ہی پڑہنا نماز
سی وہ ششم وہ جگہ مکروہ ہی / ہو جہان استنجا ای فرخندہ پے

سی وہ ہفتم گوش رکہ ای نیکخو / ہی یہ ناقص سامنی قبر ہو
سی وہ ہشتم کہتی ہین مرد نیاز / جو پڑہیگا قبر کی اوپر نماز

روایت

ابن عباس اسکا کرتی ہین بیان / تین شخصون پر لعنت بیگمان
جو پڑہیگا قبر کے اوپر نماز / لعن اوپر بھیجتا ہی بے نیاز

اور کری جو روشنی قبرونپہ جا / او سپہ لعنت ہی خدا کی دائما
تیسری عورت جو جاوی قبر پر / لعن کرتا ہی خدا ہی بحر و بر

بیان مکروہات تکبیر اولی

ای محمد کہتی ہین جملہ فقیہ / سات ہین تکبیر اولی مین کہ یہ
اولین مکروہ ای مرد نکو / ہاتہ اپنی آستین سی رکہی جو

دوسری بڑہ جاوین گر کانوسی ہتی / ہی یہ ناقص ملا ہاتہونکی ساتہ
کہتی ہین رکہو انگلو تم یکسان / یعنی نرمۂ گوش ہی ای مہربان

تیسری کہی برابر جو کہ ہاتہ / مثل ان مکروہ ہی شانون کی تا
جو تہی گر ہو دین کشادہ انگلیان / ہاتہ جاوین جبکہ کانوسی دہان

اور رجا نزہی یہ نزد حنفیان / رکہو اپنی حال پر تم انگلیان
پانچوین اللہ کا ہی جو الف / اوس الف پر مد ہو گر ای ذی شرف

اور چہٹی اگر بارست کہہ زنہار / یعنی اکبر کو اگر ہی ہوشیار
معنی اکبار سن سمجھے عیان / اسم ہی شیطان کا سن غفلتگان

بیان مکروہات قیام

ساتوین مکروہ ہی ای نیکخو / لی اوٹہا کی باندہ لی جو ہاتہ کو

کہتی ہین یون عالمان فقہی مقام / پندرہ مکروہ ہین اندر قیام
پہلی پاؤنکو کری جو اپنی ضم / یعنی ملجاوین اگر دونون قدم

دوسری مکروہ ہی ای خوش سیر / رکہی جو پاؤن کو اپنی پاؤن پر
تیسری جو ہو کہڑا پنجون کی بل / کہتی ہین مکروہ اسکو بر محل

چوتہی دیوی زور جو اک پاؤن پر / اور اوٹہی گر پاپی دوم سر بسر
پانچوین گر فرق ہو قدمونکی جا / چار انگل سی زیادہ بر ملا

اور چہٹی مکروہ ہی ای سینہ صاف / ہاتہ اپنی باندہی جو بالا ناف
ساتوین مکروہ ہی جو ناف پر / ہاتہ کو باندہیگا ای اللہ گہر

ہی روا ہاتہونکا رکہنا زیر ناف / کہتی ہین اسمین نہین کچہ اختلاف
آٹہوین ناقص ہی لی پاؤنکو / دست چپ پہ ہی یہ رکہی اپنی جو

اور نوین ہاتہونکو لٹکاوی اگر / مذہب حنفی مین ہی ناقص مگر
گردہی سوین کمر پر جو کہ ہاتہ / گیارہوین مکروہ ہی تکیہ کی ساتہ

باندہتی ہین جیسی جو سفر و رست
تیرہوین آنکھ و بلی اندر نماز

گر تکلف سی جو انگڑائی کو لے
کہتی ہین ناقص ہے پندرہوین نگاہ

بیان مکروہات قرات

کہتی ہین مکروہ اسمین نو زدہ
پہلے جو سورت پڑہی پیچہی کی گر

یعنی سورہ خرد پر سورہ کلان
تیسری کرنا سفر سورت ایک

چاہی اک سورت پڑہی رو بان
چوتہی یہ مکروہ ہی ای نیک صفات

ایک سورت جو کہ چہوٹے درمیان
اور جائز کہتی ہین ای ہم نفس

حرف جو اک پڑہی کر کی جدا
ساتوین فرماتی ہین نیکو صفات

جو پڑہی آیت کو آیت چہوڑ کر
اور نوین کہتی ہین اسکو ہوشیار

چہوٹی آیت جو پڑہی اندر نماز
گیارہوین مکروہ ہی ای نیک سے

جو کری تسبیح آیت کا شمار
تیرہوین پڑہنا قرات کا دراز

جو قرات کو پڑہیگا اگ سے
اور پندرہوین قرات بر ملا

تا جماعت ہین جو ن افضل تر ہندے
سولہوین مکروہ ہی ای باخدا

یعنی سورہ فاتحہ پڑہی آگے
کہتی ہین اٹھارہوین اسکو لکھا

بیان مکروہات رکوع

یعنی جو مکروہ ہین اندر رکوع
کہتی ہین مکروہ ہین تیرہ تمام

جسنے تکبیر رکوع چہوڑی اگر
دوسری بالا ہونا گر زانو سی دو

یعنی زانو پر رکوع مین ہگمان
چوتہی کہی جو رکوع مین چشم بند

جو نرکہی اپنی قدمون پر نگاہ
یہ سخن فرماتی ہین اہل خبر

یعنی جاوی گر گذر حد سی ہر
ساتوین مکروہ نزد ہوشمند

بارہوین جو باندہی پنا پشت سے
چودہوین مکروہ ہی ای نیک سے

سن قرات کا بیان ہم کرم
اور دوم مکروہ پڑہنا بیجوان
اور نوافل مین ہی جائز بیگمان
پانچوین مکروہ نزد قاریان
اور چہٹی مکروہ ہی ای باخدا
آٹہوین مکروہ ہی ای خوش منش
دسوین یہ مکروہ ہی ای نیک نام
بارہوین انگشت پہ ای ہوشیار
چودہوین مکروہ کہتی ہین اسے
جو پڑہی اسواسطی سورت بڑے
ہفدہم بسم اللہ کو چہوڑی کوئی
یاد رکہ انیسوین ای ہوشمند
ای حمد کر بیان انکا شروع
پہلے یہ مکروہ ہی بیجوش سیر
تیسری جسکی ہم ہوا انگلیان
پانچوین مکروہ ہی ای مرد آگہ
اور چہٹی جسنی کیا سر کو نگون

ای یہ ناقص پر ملا ای با نیاز
یعنی ہی جو دیکہی نہ اپنا سجدہ گاہ

دوسری رکعت مین پہلی بالا اگر
کہتی ہین مکروہ ہی ای مرد نیک
نصف سورت جو پڑہی اندر صلوۃ
چہوڑی سورہ درمیان جو چار دم
جلد سورت جو پڑہی اندر صلوۃ
جو پڑہیگا فرض مین آیت دو بار
[illegible] مین آیت سجدہ پڑہے
جس ہی تنگ [illegible] مقتدی اندر نماز
کہتی ہین بعض عالمان باخدا
جو کری اعوذ کو قصداً قضا
جسنی قصداً ترک آمین کو کیا
جو پڑہی اعوذ یا آمین بلند
یاد رکہنا انکا سنت ہی امام
کہتی ہین مکروہ اسی یکتا پرست
نزد عالم ہی سراسر ناپسند
حکم ہی قدمون پہ کہو تم نظر
پشت سی گر ہو رکوع مین سر بلند

خندہ زن ہوتے ملعون سر / یعنی ہنستا ہی جہائی دیکھکر
اگر جہائی آوی جو بی کم و کاست / ہی یہ لازم رکھی منہ پر دست راست

کہتی ہین اسکو اشارہ عالمان / رکھی منہ پر ہاتہ اپنی بیگمان
یعنی اب عاجز ہو ہین اندر نماز / جز مددگار کریم کارساز

ہی نہین میرا کوئی فریادرس / اور نہ طاقت ہی مجھی کرنیکی بس
گر ہلاتا نگاہین اپنی دست و پا / پس میری ہوگی نماز ناروا

اس سبب سے مین کیا ہی بند منہ / تا نہ پہونچی فعل شیطانی گزند
بہاگتا ہی اوس سے شیطان [illegible] / بنہ کو بنا اوس شخص کی دیکھی اگر

اور جہائی لی جو بیرون نماز / ہی یہ اوسکا سا لازمی یا نیاز
یعنی آوی گر جہائی ناگہان / دسپ کی پشت رکھی پر دہن

ہی اشارہ یہ بھی ای مرد خدا / اپنی منہ پر ہاتہ رکھی برملا
یعنی اسطاقت ہی مجھمین ہوشیار / از رہ لطف و عطا پروردگار

آوے گر نزدیک سے یعنی لعین / مارونگا منہ طمانچہ بالیقین

فصل بست و یکم در بیان فاسد شدن امامت

سیزدہ ہین شخص در عالمان / ہی امامت جنکی فاسد بیگمان
پہلی گر ہو طفل نابالغ امام / وہ امامت اوسکی ہی فاسد تمام

دوسری فاسد ہی ان کی اقتدا / تیسری خنثی کی ای مرد خدا
چوتھی گر ہووی برہنہ پیشوا / جامہ پوشونکی ہی فاسد اقتدا

اور جماعت گر برہنہ ہو تمام / بیچ مین صف کی ہو استادہ امام
اور نہووی پیش یعنی اک قدم / کہتی ہین جائز ہی ای الاہم

اور جاوے اوسجگہ پر جامہ پوش / وہ نہ دیکھی اونکو پر آدی خموش
گر او نہین شخص [illegible] کبھی بہر / ہوگا روز حشر مین [illegible] اگر

پانچوین جو شخص ہو دو کوز پشت / اقتدا اوسکی بہی ہی پس نادرست
یعنی رکہتا ہو رکوع مین گہ مدام / فرض ہر رکعت مین کرنا قیام

اور چھٹی جو نفل پڑہتا ہو کہڑا / کہتی ہین فاسد ہی اوسکی اقتدا
ساتوین امی گر ہووی امام / ہی نماز عالمان فاسد تمام

آٹھوین جو ہو شرابی پیشوا / ہی نشے کی وقت امامت ناروا
کہتی ہین اوسکی ہی خود فاسد نماز / گر پڑہیگا وہ نماز ای پانیاز

اور نوین ہو پڑا ہو جاے جسکا گر / اقتدا اوسکی ہی فاسد سربسر
دسوین جاری ہو شکم سی جسکی باد / یا ہو جاری اوسکا قطرہ کہ ہو یاد

اوسکو لازم ہی پڑہے تنہا نماز / یا وہ ہووی مقتدا ای بانیاز
اور نہووی پیشوا یعنی امام / اقتدا اوسکی بہی ہی فاسد تمام

گیارہوین مسبوق کی پیچھی [illegible] / کہتی ہین فاسد نماز مقتدی
یعنی وہ مسبوق ہی ای باخدا / ہو جو شامل دوسری رکعت مین آ

بارہوین گونگا اگر ہووی امام / اقتدا اوسکی بھی ہی فاسد تمام
تیرہوین جو شخص [illegible] ہنتا ہو [illegible] / پیچھی اوسکی ناروا ہی اقتدا

فصل بست و دوم در بیان اختلاف [illegible]

تین شخصونکی امامت مین بہم / اختلاف آیا ہی ای مرد الاہم
پہلی جو صاحب تیمم ہو امام / مقتدی ہون باوضو اوسکی تمام

مختلف ہی یہ نزد عالمان ... اسکا علم ہی خدا ہی غیب دان
دوسری ہی قید رکھتی ہی جو بشر ... مقتدی اوسکی کھڑی ہون سر بسر
تیسری گر ران کی ہی معنی اوس امام ... مختلف ہی یہ نزد خاص و عام
بعضی جائز کہتی ہین ای خدا ... چاہین پاتیسین کہ بن وہ اقتدا
ہووی لیکن جو انہین پیشوا ... بیچ مین صف کی ہی ایستادہ بجا
اور نہ ہووی آگی یعنی یک قدم ... مثل صف لنگون کی اپنی ای اہم

فصل بست و سوم دربیان مکروہات امامت

تو نزدہ شخصونکی پیچھی جو نماز ... گر پڑہی مکروہ ہی ای بانیاز
کیونکہ ہی جاری ہی ای مومنان ... یہ امامت ہی خلاف بیکسان
چاہیی اوسکی کرین نہ اقتدا ... گرچہ ہووی نقص جسمین برملا
ہی امامت اتنی لوگونکی کریہ ... مستحق ہین جسکی مردان فقیہ
پہلے گر ہووی حرامی بیشبہ ... اقتدا مکروہ اوسکی بیشبہ
دوسرے بہنگا گر ہو یا ہو لولے ... ہی امامت اوسکی ناقص ای اخی
تیسری بہرا اگر ہووی امام ... چوتھی ہکلا پانچوین تتلا تمام
اور چھٹے کانی کی پیچھی اقتدا ... کہتی ہین مکروہ ہی ای باخدا
ساتوین فرماتی ہین عالم تمام ... ہو جماعت کا اگر اندھا امام
گر امامت جسکی نابینا کری ... اپنی پر مکروہ کو بینا کری
اور عالم ہو اگر اندھا امام ... رکھی جامہ اپنا پاکیزہ تمام
کہتی ہین جائز ہی ای مرد خدا ... اوسکی پیچھی مقتدی کی اقتدا
آٹھوین جو شخص گنگہاری ہی امام ... یہ بھی ہی مکروہ ای عالی مقام
اور نوین دہقانی جو ہو پیشوا ... شہر والون کی ہی ناقص اقتدا
تابع ہوتی ہی زبان ذکری مرحرم ... گفتگو ہی شہر کی شیرین فصیح
اور فصیح تر ہی کلام ذو الکرام ... بس پڑہا اسکو فضیلت سی امام
دسوین جسکا پیشوا ہووی غلام ... اقتدا اوسکی بھی ہی ناقص تمام
گیارہوین مخنثی کی پیچھی بسر ... کہتی ہین مکروہ ہی اخوش سیر
بارہوین جو خبیث ہووی پیشوا ... اقتدا اوسکی ہی ناقص برملا
تیرہوین خوجہ اگر ہووی امام ... کہتی ہین مکروہ ہی عالم تمام
چودہوین فاسق کی پیچھی ای اخی ... ہوتی ہی ناقص نماز متقی
حق مین لیکن فاسقونکی برملا ... کہتی ہین یون دی پیمبر نے کہا

صَلُّوا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ كذا فی المشکوٰۃ

تم پڑہو ہر شخص کے پیچھی صلوات ... خواہ فاسق ہووی یا ہو نیک ذات
ہووی لیکن مسائلونکو جانتا ... جب امامت ہے روا ای باخدا
پندرہوین کہتی ہین یہ فقیہ ... ہی امامت اہل بدعت کی کریہ
سولہوین جو خوش لہجے ہووی امام ... گرچہ پرہیزگار لوگ ہی سب تمام
ہفدہم لنگڑی کی پیچھی اقتدا ... ہجدہم لنجی کی ای مرد خدا
گوش کہ مکروہ جامع نوزدہ ... اقتدا اوس شخص کی ہی بیستم
وقت فراست کی کلام فرو جلال ... رکھی جو نیت مطلق کا خیال
اور نہ ٹہری ہی بہم پر ہمدوین ... دو امامت اوسکی ہی جائز نہین

اور وضو مین فرض کہتے ہین چار
جیکہ ان کا ہی یہ قول کردگار

فصل بست وچہارم دربیان فرائض وضو

فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُؤُسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ

پہلے دہونا منہ کو تو ای مرد گزین
تا ادا ہو حکم رب العالمین

دوسری کہنی تلک ہاتہوں کو دہو
ہی یہ فرمان خدا ای نیکخو

تیسری سر کا چہارم کر مسح
چوتھی دہو ٹخنون تلک پا سر

فصل بست وپنجم دربیان فاسدن وضو

ای مخیر رکہ تو ادب پر نگاہ
جس سی ہوتا ہی وضو بیشک تباہ

کہتی ہین یون عالمان با تمیز
توڑتی ہین جو وضو کو چند چیز

پہلے گر آوی دہن بہر جسکو قی
وہ وضو کہتی ہین فاسد اوسکا ہی

اور کم منہ بہر سی نکلی ای جوان
ہی وضو قائم بنزد عالمان

اور آوے جو بہی کم جسکو قی
جمع ہو منہ بہر وضو جاتا رہے

دوسری گر زخم سی ہو خون روان
وہ وضو کہتی ہین پہر اوسکا کہان

اور نہ باہر زخم سی ہو خون اگر
ہی وضو اوس شخص کا ای نیک سیر

تیسری نکلی دہن سی گر لہو
ہو زیادہ تہوک سی توڑی وضو

اور برابر تہوک کی گر ہووی خون
بعضی جائز کہتی ہین بعضی زبون

اور بہت ہو تہوک کم ہووی لہو
ہی درست اوسکا شریعت مین وضو

اور ہو خون نکسیر کا ای مہربان
یہ بہی توڑی ہی وضو کو بیگمان

لیک عورت پر رہین یادہ مین حیض
خون حیض و استحاضہ ای عزیز

تیسرا ایہیگا لہو یعنی نفاس
یہ وضو توڑی سبب ای حق شناس

جو تہی نکلی زخم سی گر زرد آب
اس سے ہوتا ہی وضو خستہ خراب

پانچوین گر پیپ نکلی ای جوان
ہی وضو فاسد بنزد عالمان

اور چہٹی آوی اگر جای ضرور
کہتی ہین توڑی وضو غائط ضرور

ساتوین نکلی شکم سی جسکی باد
اوسکا جاتا ہی وضو یہ رکہ تو یاد

آٹہوین یہ وہی عمل جسکو طبیب
یہ بہی توڑی ہی وضو کو ای حبیب

یعنی راہ پس سی دیتا ہی دوا
جسکو حقنہ کہتی ہین ای باخدا

بیشتر دیتی تہی اوسکو ہوشمند
ہوتا تہا بیمار کا منہ جبکہ بند

اب یہ ہی آدمی اگر چہینکین جسے
کہتی ہین وہ جو شتابچہ اوسے

ایجد الٹوا نی بندونکو بجا
اس بلا مین تہا ہو وین مبتلا

اور جو منہ نکلی کرم از راہ پس
ٹوٹ جاتا ہی وضو ای ہمنفس

اور کرم جو زخم سے نکلے اگر
وہ وضو قائم ہی ای اہل گہر

دسوین کہتی ہین جسسی توڑی وضو
یاد رکہ پیشاب سیل سی ہی تو

ہی مذی کا زرد رنگ ای مرد دین
غسل فرض اسکی سبب ہوتا نہین

گیارہوین جسکی ہو دی نکلی سفید
وہ وضو سی ہو وے اپنا ناامید

پہر کری تازہ وضو کو برملا
ہی یہ حکم شرع ای مرد خدا

بارہوین جسکی منی نکلے اگر
ٹوٹ جاتا ہی وضو ای بی خبر

اور غسل آتا ہی فرض اسکی سبب
ہو اگر شہوت سے نکلے جسکی جب

تیرہوین تہہری اگر تری کی بو
نکلی جسکی ہی وضو اوسکا تباہ

چودہوین پیشاب گر آوی جسے
با وضو ہو پہر وضو کرنا اوسے

تھوڑی ہی جو شئ وضو کو سر پر | اوس سی کوئی ہی تیمم بے گر
اور زمین مسجد کی ای مرد خدا | پاک ہی لیکن تیمم نا روا

کیونکہ ہی تعظیم اوسکی اسلیے | نا روا ہی بس تیمم کے لیے

فصل بست و ہشتم دربیان فرائض غسل

اور فرائض غسل مین کہتے ہین تین | متفق ہین عالمان نیک دین
پہلی کلی کر تو ای نیکو خصال | دوسری پہرنا کمین پانی کو ڈال

تیسری ہو حکم ہی سارا بدن | تا جنابت سے ہو تیرا پاک تن
اور فرماتی ہین یہ خیر البشر | غسل ہی ہر بال کی نیچی مگر

تحت کل شعرة جنابة

یعنی وہ ہو سب بال کی تن بر بلا | تا جنابت کا اثر جاوی چلا
ہی ولیکن عورتونکو یہ معاف | جسکی چوٹی مین پڑا ہو موباف

وہ نہ کہولین سر نہاوین سر بسر | بال خواہ سوکہی رہین یا ہو دین تر
لیک جڑ بالون کی ای مرد خدا | حکم ہی سبکو بہگو دین برملا

فصل بست و نہم دربیان فرض کفایہ

کہتی ہین یون عالمان با ادب | ہین شریعت مین کفایہ آٹھ سب
پانچ انمین فرض ہین سنت ہے ایک | دو کو واجب کہتی ہین یا ہی نیک

فرض کہ اول جنازیکی نماز | یہ کفایہ فرض سی ای بانیاز
دس اگر بیٹھی ہون اکجا مومنان | اور جنازہ اوسطرف سی ہو روان

اون دسون سے ایک جا شامل ہوا | ساری محفل سی کفایہ اوٹھ گیا
اور اونہین کچھ کام سے ہو و نہ جو | لین اجازت اوسکی وارث سی اوسی

ترجمہ حدیث شریف کہ از مشکوة منقول است

اور لکہا مشکوة مین یحنوش سیر | ایکدن فرماتی تہی خیر البشر
اپنی اصحابون سی شاہ دوجہان | یعنی ہی تمسی کوئی ایسا جوان

آج گر بخشا ہو مسکین کو طعام | یون کہا صدیق نی ای نیکنام
مین نی اک مسکین کو کہانا دیا | واسطے اللہ کی اوسکو کہلا

پہر کہا حضرت نی یہ بار دگر | آج روزہ جسکا ہو دیوی خبر
یون کہا صدیق نی ای پیشوا | آج روزہ ہی مرا بہر خدا

پہر یہ فرمانی لگی حضرت نبے | کوئی تم مین سی ہوا ہی مقتدے
آج کی ہو جسنے میت پہ نماز | عرض کی صدیق نی ای بانیاز

آج اوسکو بہی کیا مینے ادا | فضل حق سی یار رسول مصطفا
پہر لگی کہنی یہ ختم الانبیا | آج عیادت کو کوئی تم سی گیا

یون کہا صدیق نی ای نیکخو | آج دیکہا مین نی جا بیمار کو
سنکے فرمانی لگے خیر البشر | واسطے تیری کہلے جنت کے در

جس طرف چاہی تو صدیق جا | کچھ نہین تجکو وہان کہٹکا ذرا
کہتی ہین وہ دن تہا جمعی کا مگر | متفق ہین یون عالمان خوش سیر

جو کہ جمعے کو کری یہ چار کام | اوسپہ ہوگئے آتش دوزخ حرام
اور پڑہے مسجد مین جمعی کی صلوة | ہی اوسکی جنت اوسکی وپروا جب ہے

وعظ ہی ہم کفایہ بالیقین ۔ یہ کفایہ فرض ہی ای مومنان
مثنوی مین کہہ گیا ہی ایک جو ۔ پند مردان را بذیر ای شو بجان
ہی ادا سب سے کفایہ یہ ملا ۔ اور ہووی شہر مین ای باادب

بیان کفایہ ششم واجب

کہتی ہین یون عالمان شیخ و شاب ۔ گر کسیکو چھینک آوی ناگہان
یون کہی یرحمک اللہ برملا ۔ ہی گمان واجب ہوا سب سے ادا

بیان کفایہ ہفتم واجب

کہتی ہین اسطرح سی عالم سخن ۔ دس اگر مومن ہون یکجا ہمنشین
یہ کفایہ ہی ادا سب سے شتاب ۔ اور کہی کوئی جو وعلیکم سلام

بیان کفایہ ہشتم سنت

آوی جب اکیسوین معضان کی ۔ حکم ہی بیٹھی ہر اک مرد خدا
کہتی ہین سب سے کفایہ ہی معاف ۔ تین دن کہتی ہین بعضی عالمان
معتکف ہو کر کہ ای گیتی فزا ۔ اور دنیا کا نہ لاوے وہ کلام
بضرورت ہی یہ فاسد سربسر ۔ یعنی جاوی وہ برای احتیاج

فصل سی ام دربیان واجبات شرعیہ

متفق ہین عالمان فی الصفات ۔ پہلی واجب ہی وتر ای باصفا

بیان صدقہ عید الفطر

یعنی عید الفطر کی ای بانیاز ۔ دیوی مسکین کو گندم نصف صاع
ہی یہ فرمان نبی ای خوش سیر ۔ لکھنؤ مین صاع کہتی ہین مقولا
دی تو گندم اک چھٹانک اوپر دو سیر ۔ اور نابالغ ہو دختر یا پسر

کہتی ہین یون اولیان اہل دین ۔ پند نافع از برای صالحان
سن کلام مولوی معنوی ۔ تا رہی از خوف فانی در امان
وعظ ہووی شہر مین گر ایکجا ۔ حشر مین ہونگی پشیمان پیش رب

اور چھٹی واجب ہی عطسی کا جواب ۔ اور کہی الحمد بندہ وہ جوان
چھینکی اس کلمی کو اک مرد خدا ۔ یعنی محفل سی کفایہ وہ ہو گیا
اور نہ بولی ایک بھی اوسکا جواب ۔ اس کفایہ سی ہی سب برملا
ساتوین جو واجب کا تو سن ۔ اور سلام اوپر کہی اک مرد دین
اور دین ہوسی ایک سی یوی جواب ۔ یہ رہا سب پر کفایہ لا کلام

آٹھوین ہی یہ کفایہ سنتی ۔ اپنی اپنی شہر کی مسجد مین جا
یعنی بیٹھی وہ برای اعتکاف ۔ معتکف ہو کر کی بیٹھی بیگمان
بعضی کہتی ہین کہ بیٹھی شب و روز ۔ جز مسائل اور عبادت کی تمام
اور نہ رکھی پاؤن مسجد سی بدر ۔ کہتی ہین جابر سبھی عالی مزاج
اور نہ بیٹھی شہر مین گر مرد ایک ۔ ہو رہا باقی کفایہ سب پہ لیک
کہتی ہین واجب ستر بتین ہین سات ۔ دوسری تو حج و عمرہ کر ادا
تیسری کہتی ہین صدقہ عید کا ۔ جو تھی قربانی ہی واجب برملا
پہلے صدقہ دیوی پیچھی نماز ۔ قول ہی کعبی کی ای مرد شجاع
اور اگر جو ہو تو یکصاع بھر ۔ تین سیر اور آدہ پاسی برملا
نصف صاع ہوتا ہی ای دیدہ ور ۔ یا کنیزک یا غلام ہیع اگر

ہوگا سایہ سر کا محشر مین عیان   کہتی ہین راوی پیمبر نے کہا

اِنَّ صَوْمَکُمْ مُعَلَّقٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

آسمانکی بیچ بالا ہی ہوا   ای محمد بروز رکہ بہر خدا
بدلی اسکی حشر مین اک سایبان   آویگا جب کو سر پہ آفتاب

بیان قربانی عید اضحی

ہی یہ واجب سب پہ جسکے ہین بانیا   کہتی ہین اوسکو ہی قربانی روا
اور ہو دین اوسکی سب عضا درست   لی جوان مینڈہا ہلوا ہی الاگہر

سَمِّنُوْا ضَحَایَاکُمْ فَاِنَّهَا عَلَی الصِّرَاطِ مَطَایَاکُمْ

ہوگا یہ مرکب تمہارا پر صراط   گاو بیل و بہینس لیوی یا شتر
اسمین شرکت ہی ہین سات ہنرمند   گر تو اونکو ذبح اپنی ہاتہ سے
سامنی اوسکی کری ہی مین حلال   بعضی کہتی ہین کہ ہو چہری ہاتہ مین

روایت

ذبح ان شخصونکا کرنا ہی روا   خیر ہو یا ہو مخنث یا غلام
یا جو ہو وی غسل مین مع مستحب   ذبح ان لوگون کا کرنا ہی درست
جب روا ہی ذبح اونکا سر بسر   مشرک و مرتد مجوسی کا ذبیح
یعنی ہو وی وہ کفار یا یہود   بعضی کہتی ہین ذبح انکی روا
اور کرین تکبیر کو اوسپر ادا   ذبح کی تکبیرین ای ہوشیار

تکبیرات بسم اللہ اللہ اکبر

نصف لی دی نصف راہ ذوالجلال   اور نزد حنفیونکی سر بسر
دوسرا دی بہون تیری اقربا   تیسرا حصہ تو لی ای با خدا

دی عوض اتنا ہی اونکا بجوان
اوسکا روزہ لی ہنین جاتی تلک
یعنی روزہ اوسکا رہتا ہی ٹنگا
تا بتجہے بخشی خدای دوجہان
دہوپ سے تپ مین گی اکثر خاص عام
اور قربانی کری پڑہ کر نماز
لیوی قربانی کو مینڈہا تندرست
لکہتی ہین اہل خبر با صد نشا
ہو جو دنبہ اور مینڈہا گوسپند
اور اگر ہو وی کوئی بیمار حال
تا کرے وہ ذبح اپنی ہاتہ سے
اور لکہا ہی کنز مین ای با خدا
یا کہ ہی ختنہ ہونا بالغ پسر
یعنی ہون تکبیر سے واقف اگر
اور کری گر ذبح ترسا جہود
ہان مگر اسم خدا لاوین بجا
پہر تو کرہ اللہ اکبر ای اخی
اسکی بس ہو ہی قربانی حلال
ایک حصہ پہلے دی راہ خدا

جو نہ دیوی صدقہ عید الفطر کا
چہوڑ جاتی ہین وہین پر تلک
اور دی صدقہ تو عید الفطر کا
خلق کو ہووی گا جو نل کباب
صدقہ اوسکا پر تری آتش کا
جو تونگر ہو وے ای مرد خدا
بل سی ہو تیرا انجو بی تا گذر
سات شخص شرکت کرین چاہین اگر
یہ خبر پونہچی ہمین مشکوٰۃ سے
ہاتہ دیوی اپنا اوسکی ہاتہ پر
نیچی اوسکا ہاتہ شرکت مین رہے
پاک زن ہو یا کہ حائض ہو تمام
لیکہ امر حق مین ہون چالاک و چست
نا روا ہی اسکو تم جانو صریح
نزد بعضونکی بری ہی بر ملا
پہلی بسم اللہ کہہ تو ایکبار
ہی یہ ہمین حکم خدا و قول نبی
تین حصے کر تو ای مرد الاگہر
ہی شریعت مین یہ قربانی روا

اور کنوین مین سگ گری ای نکلو
یا مری انسان اوسمین گر کی جو

کہتی ہین اسکو نجاست ہم دوار
پہلی اسکو ہی نکالی ہی ہوشیار

اور ہووی جسم جسکا جون شراب
وہ فقط پانی کو پھینکین بہر شتاب

تین سو اوس سی نکالو ڈول تم
تا نجاست اوسمین سی سب جاوی گم

اور کنوین مین غسل کا پانی گری
ڈول اوس سی ہی سب نکالی تین سی

یا لہو ہو یا وہ ہو [illegible]
یہ نجس ہین نزد عالم سربسر

تین سو کہتی ہین ڈول اوس سی نکال
تا کنواں ہو پاک ای نیکو خصال

ساٹھ ڈول اوس سی نکالو [illegible]
تا کنواں [illegible] ہو تیرا سربسر

یعنی جیسی کہ کبوتر یا بٹیر
پاک ہین یہ [illegible]

کیونکہ ہی انپر نظر رکہنا محال
اس سبب جائز ہی نزد خوش خصال

یا گدہی کا سم گری ہی نیکخو
یا شتر کا سم ہو یا گھوڑی کا ہو

لیک انمین ہو نہ چربی کا اثر
جب کنواں ہی پاک ای والا گہر

کہتی ہین گر [illegible] یا خدا
ڈول جسکا ہو کنوین مین جج گرا

ہو گیا بالکل نجس بیشک کنوان
اور رہا وہ غسل کی اندر جوان

یعنی چاہ ہی پاک ای والا گہر
اور رہا وہ غسل کی اندر شبر

تین سو ہی اوس سی نکالو ڈول کو
تا کنواں ہو پاک ای مرد نکو

یا ہو نہ بو رنگ مس یا کیچرا

یا مری گر چاہ مین اسپ و شتر
یا مری جہود یا ہو وہی وہ خر

بعد اوسکی ڈول پھینکین تین سو
تا نجاست سی کنواں وہ پاک ہو

اور کافر آدمی کا پانی گری
سب نجس پانی کنوین کا وہ کری

اور گری پانی وضو کا اوسمین جو
ڈول تم چالیس بہر کر پھینکدو

اور گری گر خمر اوسمین یا منی
یا وہ ہووی بول یا غائط آدمی

یا کسیکا جامہ گر ہووی پلید
چاہ مین جسکی گری مسن ای سعید

اور گری پانی اگر مکروہ کا
یا گری مشکوک ای مرد خدا

اور گری غائط پرندونکا اگر
وہ کنواں ہی پاک ای والا گہر

یا کہ سعینا جیسی یا شنا چاہ
اس سبب ممکن نہین کہنا نگاہ

اور گری انسان کی جو موی سر
خواہ کافر کی ہون یا مومن کی گر

یا ہو گھر بکری کا یا ہو ہڈیان
سب یہ جائز ہین نزد حنفیان

اور نجس ہین پاک گہر سور کی سب
اور اوسکی ہڈیان ہی با ادب

اور جاوی اوسکی لینی کو شتر
غسل مین ہووی اگر وہ سربسر

اور نجس شرح طحاوی مین لکھا
دونون اپنی حال پر ہین تم بلا

قول اول پہ ہی فتوی بیگمان
ہین گی دونون نجس ای مہربان

یا مری جس چاہ مین مینڈک اگر
یا ہو مار و کژدم و ماہی اگر

وہ کنواں ہی پاک ای مرد خدا

بیان آبہای مقید

کہتی ہین وہ مقید ہی وہ آب
کیوڑی کا عرق یا ہو گلاب

یا نچوڑا ہو کوئی از خود درخت
پاک ہی وسکا عرق ای نیک بخت

کہتی ہین یون حنفیان فی [illegible]
پاک ان چیزونسی ہوتا [illegible]

یا ہو آب سیب لفت یا گاو زبان
یا ہو سرکہ یا ہو شربت ای جوان

یا نچوڑی رنگ چتون کا اگر
ہین یہ سب آب مقید سربسر

لیک شیر و روغن زرد و سیاہ
اس سی جامہ کو نہ دہو ای مرد راہ

جیسی ہی گرد لحم خنزیر و زنا
ہی وہ کافر جو امی جانی روا

یا پڑھی بسم خدا کو غیر پر
ذبح ہی جو شرع مین بی ہنر

یعنی جیسی خمر ہی یا ہی زنا
جو پڑھی اوسپر تو وہ کافر ہوا

یا کوئی لاوی چرا کر جانور
یا زبردستی ہی لیوی چھین کر

اور کہی اوسپر اگر تکبیر کو
ہی وہ کافر بالیقین ای نیکخو

کہتی ہین کھانا اگر ہووی حلال
پہلی تسمیہ پڑہی ای نیک خصال

بعد اوسکی نوش فرماوی طعام
ہی یونہین حکم رسول ذو الکرام

متفق ہین اسپہ جملہ عالمان
ساتھ اس کلمی کی ای نیکو جوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم ان کان حلالاً شرعیاً

ہی اگر تحقیق یہ کھانا حلال
اسلیی لیتا ہون نام ذو الجلال

یہ روایت معتبر ہی سر بسر
کہتی ہین یون عالمان فن ہی اسیر

جسکو سمجھی کھانا کھایا صبح و شام
اور بسم اللہ نکی وقت طعام

لکھتی ہین تبیان مین ای مرد دین
ساتھ کھاتا تھا اوسکی ابلیس لعین

اور کرتا زہر ہی اوسکو اثر
جیسی بسم اللہ نکی کھانی پھر

حکایت

نقل کرتی ہین محدث یا عزیز
زہر دیتی تھی ہمیشہ ایک کنیز

چند مدت طور یہ اوسکا رہا
لیکن اوسکو کچھ اثر کرتا نہ تھا

ایکدن ہو کر کنیز بس اوداس
یہ سخن کہنی لگی آ اوسکی پاس

زہر دیتی ہون تجھی ہر دن مگر
کیا سبب اسکا نہین کرتا اثر

اسکی مالک نی کہا ای بی تمیز
زہر دیتی ہی مجھی کیون ای کنیز

پہلی اپنا مدعا مجھکو بتا
بعد اوسکی گوش کر قصہ مرا

جب کہا اوسنی تو ہی ماہ منیر
مین جوان ہون صحبت ماہ منیر

یعنی تو نی مثل مہ پایا جمال
اب نہین حاصل ہی مجھکو جز زوال

مین چاہون ماہ نو کہ روشن بدن
اور آیا بس ترا آخر ہی دن

زہر مجھکو اس لیی مین نی دیا
تا مری تو اور لاؤن آپ سا

یعنی لاؤن نوجوان ای مرد پیر
مثل ماہ نو کہ اپنا ہم صغیر

تب کہا مالک نی سن ای بیوفا
مولوی نی مثنوی مین یون کہا

چند باشی عاشق صورت بگو
طالب معنی شو و معنی بجو

صورت ظاہر فنا گردد بدان
عالم معنی بماند جاودان

آنچہ بر صورت تو عاشق گشتہ
چون برون شد جان چرایش ہشتہ

صورتش موجود این سیری ز چیست
عاشقا وا جو کہ معشوق تو کیست

عشق بر مردہ نباشد پایدار
عشق را بر حیّ و بر قیوم دار

تو بیک خواری گریزانی ز عشق
تو بجز نامی نمیدانی ز عشق

دادہ بر باد سر جاودان
یک زمان آگہ نہ از سرّ جان

ہست ظاہر لیکہ پنہان از شما
کی بود خفاش را تاب ضیا

خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ
در بہاران کی شود سر سبز سنگ

ہر کہ سر را باخت اندر کوی او
بنگر صد بار جانان سوی او

گر تو میخواہی بہ نیری چو ورز
ہستی ہمچون شب خود را بسوز

چند چند از حکمت یونانیان
حکمت ایمانیان را ہم بدان

زہر کب تک مجکو دیگی ای کنیز
چار چیزونکو مین کہتا ہون عزیز

دوسری پڑہتا ہون مین اوسکا کلام
یعنی بسم اللہ کو وقت طعام

تیسری کہاتا ہون مین رزق حلال
مجکو دیتا ہی وہ رب ذوالجلال

مولوی کا سن کلام بی بہا
مثنوی مین کہ گیا ہی بر ملا

نان کجا اصلاح آن جانی کند
کو دل از فرمان جانان بر کند

چشم گریان بایدت چون طفل خرد
کم خور این نان را کہ نان آب تو برد

جا کیا آزاد تجکو ای کنیز
ہو خوشی جیسی تری ہو با تمیز

اس سخن نی اوسکو یہ تاثیر کی
حرص اوسکی خود بخود جاتی رہی

اور طفیل مرتضی کی ای عزیز
اور طفیل جو کہ تہا اک کنیز

تا کہ دیکہون تجکو مین سچا عیان

پاس لاتی ہی تو جب میری طعام
شکر کرتا ہون خدا کا لیکی نام

جو پڑہی قرآن کو باصدق جان
زہر اوسکو کچہ نہین دیتا زیان

جو کہ تہی مین قوت کو اپنی سربسر
صرف کرتا ہون عبادت مین مگر

کی گوارد لقمہ بی دیدار او
بی تماشای گل گلزار او

گر شود عالم پر از خون مال مال
کی خورد مرد خدا الا حلال

چون فراموش خوری یادت کند
بند گشتی آنگہ آزادت کند

کہتی ہین مالک نی جب اوس سی کہا
سن کنیزک کی گئی حرص ہوا

یا الہی از طفیل مصطفی
دور کر مجسی کہ یہ حرص ہوا

بخش مجکو ای خدای ذوالکرم
جنۃ الفردوس مین اعلی مقام

دین ظاہر ہی ای خلاق جان

بیان تقلید فاسد و اصح

کہتی ہین سب اہل اسلام مین تقلید دو
ایک فاسد ایک اصح ای نیکخو

اوس سی پوچہی شخص کوئی دوسرا
یہ بتا مجکو کہ تو نی کیا پڑہا

لیکن اتنا جانتا ہون سچ ہی ان
روز و شب پڑہتی ہین اوسکو مسلمان

کہتی ہین کافر ہی وہ مرد لعین
جو کہی اسطور سی ای مرد دین

پوچہی اوس سی جو کوئی مرد گزین
کیا پڑہا تو نی بتا میری تئین

مین نی یہ کلمہ شہادت کا پڑہا
نور ایمان جسکی پڑہنی سی بڑہا

اسلیی پڑہتا ہون مین کلمہ مدام
تا مجہی بخشی خدا عالی مقام

ہی یہ فاسد سخت نزد عالمان
جو نہ سمجہی اور پڑہی کلمہ عیان

سنکی گر اوس سی کہی وہ بیجا
کیا بتاؤن خود نہین مین جانتا

اور حقیقت سی نہین اسکی خبر
جو کہون تجسی مفصل سر بسر

اور اصح کہتی ہین اوسکو عالمان
جو پڑہی کلمہ شہادت کا بیان

اور کہی وہ شخص اوس سی بر ملا
گوش دل سی سن اسلی ہی بتا

اور ہی اسکی بزرگی اسقدر
کرتا ہی کافر کو مومن سر بسر

کہتی ہین اسکو اصح اہل دین
ہی وہ مومن کہتی ہین اہل الیقین

روایت از کتاب ظہیری

جسکی منہ سی نکلی کلمہ کفر کا
بس وہ سید کہتی ہین کافر ہوا

یا وہ قصداً و یا سہواً اگر
بیگمان وہ ہوگیا کافر بشر

جیسی ہولی یا دیوالی ہی مگر ۔ یا دسہری مین نگین جو با نور
یا شباہت ہو کری جس قوم کی ۔ بس وہی ہی تو قوم سی قول نبی

من تشبہ بقوم فہو منہم کذا فی المشکوۃ

یا کہی کعبہ اگر ہووی طرف ۔ جسطرف ہتا ہی تو ای فی طرف
مین او سجا سب پڑہون پر گر نماز ۔ ہی یہ کلمہ کفر کا ای بانیاز

یا کہی بہیجی خدا جنت مین گر ۔ نانہ تیری مین نجاؤن عمر بہر
یا کہی تیرا نبی ہووی گواہ ۔ بات تیری مین نمانون خواہ مخواہ

یا کہی دیوی گواہی گر ملک ۔ سچ سخن تیرا نجانون حشر تک
یا کہی جانی خدا جانی رسول ۔ کہتی ہین یہ کفر ہی اہل اصول

کیونکہ علم غیب ہی خاصہ خدا ۔ اور نہ تہی واقف رسول مصطفا
علم خالق نی اونہین جسکا دیا ۔ جانتی تہی وہ اسکو بس خیر الوری

یا خدا کو لاوی شاہد جہوٹ پر ۔ ہی یہ کلمہ کفر کا ای بی سپر
کیونکہ دانا اور بینا ہی خدا ۔ بیگمان عالم ہی صدق و کذب کا

یا کہی کوئی خدا دی مجکو مال ۔ مال ہووی وہ حرام اور یا حلال
کہتی ہین یہ کفر ہی عالم تمام ۔ درمیان لایا جو وہ لفظ حرام

اہی محمد حق سی مانگ کل حلال ۔ ہی وہ ہر شی پر توانا ذو الجلال
یعنی ہر شی پر ہی وہ قادر قوی ۔ جسکو چاہی پل مین کر دیوی غنی

یا کہی اسکو خدا ای نیک پی ۔ شرع والی کہتی ہین کافر وہی
اور بعضی کہتی ہین خود کو خدا ۔ شرع مین یہ بہی ہی کلمہ کفر کا

اور حالت مین جو اپنی کر لی ۔ نکلی اوس سی گر یہ کلمہ ای اخی
ہی مباح اس حال مین اوس شخص کو ۔ لیکن بانگی وہ دری سر بسر

یعنی ہی وہ شخص حالتین معاف ۔ اوسکی یہ تمثیل ہی ای سینہ صاف
جسطرح یہ جن کا ہوتا ہی بیان ۔ خود وہ کہتا ہی مین جن بیگمان

اور ہوا جس شخص پر سایہ خدا ۔ اوسکی حق مین مولوی نی یون کہا
چون پری غالب بود بر آدمی ۔ می برد از جنس انس مردمی

چون پری را این دم و قانون بود ۔ خالق جن و پری خود چون بود
یعنی بطلی جن سی وہ جب سمال ۔ سایہ حق سی ہی جب کیا مجال

نقل ہی یہ مولوی سی ای رشید ۔ کہتی تہی حالتین اکثر بایزید
چند جوئی بر زمین و بر سما ۔ نیست اندر جبہ ام الا خدا

گفت مستانہ عیان آن ذو فنون ۔ لا الہ الا انا فاعبدون
اور بیحالت کہی جو یہ کلام ۔ ہی وہ کافر بالیقین ای نیکنام

اور شرابی ہو جو ای مرد خدا ۔ نکلی اوسکی منہ سی کلمہ کفر کا
کہتی ہین عالم کہ اوسکو ہی معاف ۔ لیکن اپنی غلطان جو ہووی بخلاف

اور دی زن کو طلاق اپنی اگر ۔ ہو گئی بیشک طلاق ای بی خبر
یا کہی اوپر خدا بیٹہی ہو تم ۔ اوسکو اس کہی سی کافر جانو تم

یا کہی کوئی مین کرتا ہون دعا ۔ کیا اسی سنتا نہین میرا خدا
یا کہی کیا حق گیا ہی مجکو بہول ۔ ہی یہ کلمہ کفر کا ای ذی عقول

یا کہی تیری کفایت ای پسر ۔ گر نہین سکتا خدای دادگر
مین کرون تیری کفایت بر محال ۔ ہین یہ باتین کفر کی ای خوش خصال

یا کہی اللہ کی تجکو قسم
اور تیری سر کی اور پا کی قسم
یا کہی تجکو قسم اللہ کے
اور قسم پاون کی تیری آگے دہ

کہتی ہین یہ کفر ہی عالی ہمم
یعنی گر ہو دین بہم دونون قسم
یا کہی جو کچھ مجہی حق نے دیا
یعنی جینے اسکی بالعوض لیا کیا

یعنی کی خیرات جینے بیشمار
ہی یہ کلمہ کفر کا ای ہوشیار
یا کوئی دی صدقہ گر مال حرام
اور رکھی امید حق سی وہ تمام

یعنی اسکی بالعوض پاوین ثواب
بیشک این کفر است در شرع و کتاب
یا کوئی قائل شفاعت کا نہو
بیگمان یہ کفر ہی ای نیکخو

ہی شفاعت حق ختم الانبیا
وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی
حق نی فرمایا فترضی برملا

کہتی ہین نازل ہوا جب والضحی
پڑہ کی آن آیت کو حضرت نے کہا
گر رہیگا آگ مین اک امتی
مین نہ راضی ہونگا کہتی ہی نبی

یعنی ہین راضی نہونگا ای کریم
تا نہ بخشی اوسکو جنات نعیم
یا کوئی قرآن پڑہتا ہوا گر
اور کہی جو دوسرا اسکی بشر

ہی یہ کیا آواز طوفان برملا
کہتی ہین وہ خیرہ سر کافر ہوا
یا کوئی نقال لاوی نقل گر
وعظ کی مانند ہو وہ سربسر

اور بعضی ہین جو شکی وسکو مومنان
ہو گئی کافر بنزد عالمان
یا کہی کوئی اگر ای با خدا
مین فرشتہ ہون تری ہر کام کا

یا کہی آیا ہی تو تجکو نظر
مثل عزرائیل کی ای بی سبب
یا کہی کوئی فرشتونکا برا
اونکی بد کہنی سی وہ کافر ہوا

یا ہوا کو بد کہی یا ابر کو
بیگمان یہ کفر ہی ای نیکخو
کیونکہ یہ تابع ہین سب امر خدا
سنتی ہی فی الفور لاتی ہین بجا

یا کہی رمضان کیا آیا ہی سخت
مومنون پر مہمان آیا کر سخت
یا کہی معلوم تہا تجکو یہ حال
غلالبس ہوگا گران تجکو اسکی حال

یا کہی مین دوست کہتا ہون تجھے
تن یا دہ حق سی ہی ای فرزند ہے
یا پیمبر سے زیادہ گر کہے
یعنی نواز لسبکہ میرا دوست ہے

یا کہی مین دوست کہتا ہون تیرا
یا زنا کو وہ کہی نماز خدا
یا کہی کوئی کہ کر لی عیش یان
دیکہ لینا اوس جہان مین ای جوان

یا اگر کوئی جہنمی ہی یون کہی
یعنی بعد از مرگ جینا ہی کبھی
یا عذاب حق سی ہو بیفکر جو
یا اوسی امید رحمت کی نہو

یا گنہ جس شخص نی ظاہر کیا
دیکہکر اوس سی کہی گر دوسرا
گر تو پوشیدہ گنہ کوای جوان
کفر مین داخل ہوا بیشک عیان

کیونکہ دی اوسنی گنہ کی شہرت
اسلیے کافر ہوا وہ بد صفت
کہتی ہین یون گا مسلمان نیک ہے
منع کرنا تہا اوسی وس جرم سے

یا ہوا جس شخص سی ظاہر گناہ
اور کہی اوس سی کوئی مرد آگہ
توبہ کرنا اس گنہ سی ہی ضرور
سنکی اوس سی گر کہی وہ بی شعور

کیا کیا اغلام جینے یا زنا
جو کرون تو یہ مین ہی مرد خدا
کہتی ہین کافر ہوا وہ خیرہ سر
یعنی سمجہا جرم کو ہلکا مگر

یا کہی کوئی کسی سی یہ سخن
دفن کر آئی اوسی جان من
دیکہا تو نی جسکو کل بیمار تہا
جان اپنی سونپ کر تجکو مرا

یا کہی بیاری سے کوئی اگر
اوسنی بہیجا ہی مرض تجہپر مگر

اور زیادہ جانکو تیری کری
یعنی لیکر جان اوسکی تجکو دیا

یہ نہی امید مجکو ای بشر
حق نی بہیجا پہر تجہے بار دگر

یا کہی دیکہون ہون اوسکے مین تمیز
موت سی بچ رہی گا وہ نہین

یا کہی جیتا ہی میرا پدر
مجکو روزی کا نہین خوف و خطر

یا در کہ یہ سب لئے ای ہیر جان
ہین یہ کلمی کفر نزد عالمان

کسلیے کرتا ہی تو جہگڑا ایہان
جہل شرعیتین کرین اسکو عیان

یا کہی کوئی مصیبت کا پہنسا
ظلم مجہپر کرتا ہی بیر خدا

بالعرض میری کری تجہپر خدا
ظلم ہی تیری مجہپر بہت و یا

کہتی ہین کافر ہی وہ مرد شقی
یعنی دی نسبت خدا کو ظلم کے

یا کہی زن سی کوئی مرد خدا
حق ہی شوہر کا بڑا کر تو ادا

یا کسی زن کو کوئی دیوی صلاح
تو ہو مرتد ٹوٹ جاوی نکاح

اور سخن اوسکا کری گر زن قبول
ہوگئی مرتد بہ نزد ذی عقول

یا کہی مومن سی مومن دوسرا
مین نے رکہی ہی نماز اپنی اوٹہا

یا کہی تونی پڑی کچہ پائی چیز
جو ملیگا مجکو بدلا ای عزیز

یا کہی کرتا ہی تو دشوار کام
کہ نماز فرض پڑہتا ہی مدام

یا کہی میری عوض پڑہ تو تمام
ہین یہ باتین کفر کی ای نیکنام

سنکے گر اوس سے کہی وہ بیحیا
میرا جانی سی وہان پر کام کیا

یا کہی کوئی کسی سے بر ملا
بالعوض تیری دیتی ہی خدا

یا کسی بیمار کو ہووی شفا
اور کہی اوس سے سخن گر دوسرا

یعنی انسان کا سمجہی بخشا حکم
مرگی مہر زن تو ہوا ای محترم

یا کہی جتنک ہین میری دست و پا
مجکو روزی کا نہین کچہہ غم ذرا

یا کہی رازق ہی جبتک خدا
ایک سا ہین محنت و نعمت کی جا

یا اگر سجہین بہم دو آدمی
اور کہی یہ بات اوس سے مدعی

سن کی گر اوس سے کہی وہ بیحیا
مین کرونگا کام تجہسے رسم کا

یا کہی مظلوم ظالم سے اگر
ظلم جو تونی کیا ہی خیرہ سر

یا خدا سی گر کہی وہ بوالفضول
ظلم ظالم کا تو کرتا ہی قبول

یا کہی زن مومنہ شوہر سی جو
تجہپہ لعنت حق کی ہی اے زشت خو

وہ کہی مجہپر حق شوہر نہین
ہین یہ باتین کفر کی تا نایقین

کہتی ہین مرتد ہی اونکی قسیم
ہووی جو مومن ہی کا نو سیر بد

اور ہوا کافر وہ دی جسنی صلاح
قتل مومن کا کرنا ہی مباح

یا کہی ایسی پڑہی مین نے نماز
دل مرا گہبرا گیا ای بانیاز

یا کہی پڑہتا ہی تو بہر بہشت
ہو نہ پاویگا کبہی ای بد سرشت

یا کہی پڑہتا ہی تو بہر نمود
تا کہ جانین مجکو سب صاحب سجود

یا کہی کوئی چلو عالم کی پاس
کچہ مسائل شرع کی پوچہین شناس

یا کہی ہوتی ہین عالم نا نجیب
سیکہتی ہین علم کو بہر فریب

فصل سی و نہم در بیان شرک

انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام

کہتی ہین اوس شخص کو سب اہل دین
ہی وہ کافر کہتی ذوالالیقین

حق نی فرمایا ہی ای مرد رشید
جتنی ہین مشرک وہ ہین سب ہی پلید

انکو اللہ نے کعبے کے آنے سے روکا
یعنی سال نہم میں خیر الانام
بعد حضرت کی صحابہ نے کہا
اور نہی محروم اس سے نماز حج
جاری ہیں اب تک وہاں احکام دین
امر حق ہے یہ گروہ مومنین
ہو رہی حج یعنی قوم مشرکین
بیچ رہی اس مکر و حیلہ سے مام
کہتی ہیں مشرک اپنے دنیا کے تمام
جیسے جاہل پوجتی ہیں گور و مزار
جز خدا یہ ایسی طاقت کسکو ہی
مت کسی سے مانگ اپنے لئے کو سست
گفت پیغمبر کہ حبت از آیہ
اور نہیں ایک کامل سے سنا
اور کہا ہے مولوی نے یہ کلام
ہم سم جزانی مسمی را بجو
ہی یہ بیشک شرک ای مرد خدا
یا الہی از طفیل مرتضی
یا کری جو بند بکبرا نسخ کر
یعنی وہ مشرک ہی انسان بالیقین

بعد عامهم هذا

انکو کعبی میں نہ دینی تمام — جب ہوا کہتی ہیں یہ حکم خدا
چپت پٹ تو نکو نہ دی کعبی میں جا — پہر اوٹہا یا سنتیوں نے امر حق
یہاں تلک ظاہر ہوئی پیر حبلے — یعنی سن بارہ سو نوے اوپر ہوے
سنتیوں سے ای گروہ مومنین — ایک مشرک کو نہ دی جانے قدر

فاقتلوا المشركين حيث وجدتموهم

بس کرو تم قتل جاو نکو یہیں — سن نجاح کہتی ہیں ای مومن سنا د
کیونکہ ہے کار غیر اسکا کام — اگر نہوئی سنتیاں با خدا
جو پرستش کرتی ہیں بت کی تمام — یا اگر پوجی کسیکی قبر کو
کہتی ہیں دی ہمکو بیٹا یا مدار — یا کہی ای مجکو بیٹا یا حسین
جو تجھی بیٹا وہ بیٹی دی سکی — ہی فقط یہ شرک اور وہم و خیال
اگر تو کہتا ہی تمنای بہشت — گوش کر فرماتی ہیں خیر الورا
گر تو میخواہی ز کس چیزی بخواہ — ورنہ خواہی سر کشیلم مرترا
ایسی خواہش ہی طریق اولیا — وہ نہیں کرتی ہیں بالنسی سوال
مرشدی میں یکہ تو ای نیکنام — الله الله سکی از سپہر نات
ای مسمی اسم کی بات نکو — یا کہی کوئی علی سے یا علی
حیدر خدا کوئی نہیں مشکل کشا — ایک ہی اک طور جائز اے اخی
دور کر مجھسے مرا رنج و بلا — یا طفیل حسنین کی پرور گار
شیخ سدو کی لیلی ہی نے ہی سیر — کہتی ہیں وہ گوشت ای مطلق حرام
گر ارادہ نذر خالق کا نہیں — اور فرماتا ہی رب العالمین

کیونکہ ہیں مشرک نجس ای نیکخو
اونکو حضرت نے نکالا بر ملا
امر حق کی ہیں وہ بیشک مستحق
مکے سے حضرت مدینی کو گئے
بلکہ کعبے سے نکالا اونکو مار
فاقتلوا کہتا ہی رب العالمین
ہی امام ہمپر نہیں لازم جہاد
مشرکوں پر کوں کرنا ہی غزا
ہی وہ مشرک بالیقین ای نیکخو
ایکمان یہ شرک ہی ای نیک ریں
کیا کوئی دیوی کا لا ذو الجلال
اپنی حق سی مانگیں تو ہی روا
خیرة الناس او حیدر خدا
رہتی ہیں دنیا میں مانند مست حال
بی طمع بیشین واللہ ای جوان
دفع کر شیر خدا مشکل مری
اگر کہی اسطرح سے جو آدمی
دی مجھی بیٹا تو با عز و وقار
اور ہوا وہ شخص بس مشرک تمام
کہا و تم اوس گوشت کو ای مومنین

فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

جسپہ تم ذکر خدا لائی بجا
اور کیا تکبیر کو اوسپر ادا
یا جو چھوڑی سر پہ چوٹی پیر کی
یا گلی مین ڈالی بدہی ای اخی

یا کہی میر احسن کر دی بہلا
یا کہی عباس کو حافظ ترا
یا کری کوئی کسی کی گر نیاز
ہی وہ شرک بالیقین ای بانیاز

کہتی ہین نذر و نیاز ای مرد دین
جز خداوند جہان جائز نہین
خاص لسی پہلی کرند ذراکہ
بعد اوسکی بہیج تحفہ جسکو چاہ

لیکہ پہلی بہیج تحفہ بر نبی
نذر تا مقبول ہو جاوی ری
پہر تو کہ اسطور سی باصدق جان
ہی یہ تحفہ از برای مومنان

فصل چہلم دربیان خلق بد

ہو وہی لیکن نذر تیری باصفا
تا ثواب اون سبکو پہونچاوی خدا

خلق بد کہتی ہین اوسکو عاقلان
جو ہو مومن سی اعنبا گر بجان
اور ہو وی ترش رو ما ہتکن
عیب بین وہ نکتہ چین پرفتن

کہتی ہین اسکی ہین خلقیبان
حق سی مانگو الحذر ای مومنان
خلق بد مومن کو کرنا ہی حرام
ہی خصیلت مشرکونکی لا کلام

خلق رکہہ تو نیک اچہا خشلیں
تا دو بارہ دل نسان تیری ہین
چاہیی مومن کو بس خلق نکو
ہو وی ترش اوسمین اک ذرہ نہو

سن کلام مولوی ای ہوشیار
مثنوی مین لکہگیا ہی بار بار
من ندیدم در جہان جستجو
ہیچ اہلیت بہ از خلق نکو

حق نی یون اپنی پیمبر سی کہا
خلق ہی تجہمین بڑا ای مصطفا
یعنی ہی تو صاحب خلق عظیم
دیکہہ سورہ نون مین قول کریم

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

فصل چہل و یکم دربیان کبر

گوش کر فرماتی ہین عالم سبہی
چاہیی مومن کو خلق احمدی

کبر اوسکو کہتی ہین ای باشعور
جو کہ دانائی سی سمجہی خود کو دور
اور زمین پہ رکہی وہ گرن کر قدم
یعنی بانا ناز و نازای محترم

سن یہ فرماتا ہی رب العالمین
اور اکڑتا تو نچل ای مرد دین

وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا

اور تو اسطور سی مت ہو روان
جو زمین پہ چلتی ہین وہ گمرہان

اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ

اور زمین کو تو نہین سکتا ہی چیر
زور سی پاونکی ای مرد فقیر
ہی تکبر تجکو کرنا ناروا
کیونکہ ہی یہ کبر از راہ خطا

وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا

اور نہ پونہچیگا پہاڑونکی تئین
تو زروی طول قامت بالیقین
بس نخا پہنچونکی بل ای میرجان
تا نگہ جاوی ہی مین ہین نا جہان

چاہیی تیری ہین عجز و نیاز
سرنگون چل گرچہ ہی سرو دراز
سن کلام مولوی جان من
مثنوی مین لکہگیا ہی یہ سخن

پہلی گزروی مصیبت جو کوئی | اہل بدعت ہی مردودی حی | یا مصیبت سی کری وہ فغان | یاکری ماتم وہ مثل مشرکان

یا سرہانی روی میت کی اگر | ہین سبھی کہتی اہین بدعت سربسر | اور روا ہی روئی آنسو بہا | ہی یہ سنت سنت خیر الورا

یاکہ رووی وروی چیخ مار | صاحب بدعت ہی نزد ہوشیار | حکم ہی کر صبر اے مرد گزین | تا جزا دی تجکو رب العالمین

سو لوی کاش کلام بی بہا | صبر کا اوسنی کیا ہی ترجما | گفت پیغمبر خداش ایمان نہاد | ہر کرا صبری نباشد در نہاد

صبر گنج ست ای برادر صبر کن | تا شفا یابی تو زین رنج کہن | صد ہزاران کیمیا حق آفرید | کیمیائی ہمچو صبر آدم ندید

صبر تلخ آمد بر او شکرست | صبر سوی مقصد تو رہبرست

فائدہ

پڑھ والم نشرح ہمین اے مرد خدا | ای یہ آیت عسر یسر ابر ملا | حق نی راحت مومنوں کو ہی عیان | بدلی مشکل کی دو آسانی بیان

یعنی بخشیگا خدای دادگر | راحت دنیا و عقبی ای پسر | بیگمان تحقیق بخشیگا کریم | بالعوض سختی کی جنات نعیم

جو کہ لاوی صبر مشکل مین بجا | اوسکو بخشیگا وہ آسانی خدا | اور مشکل کافروں کو دی تمام | تا کہ دوزخ مین ہین جلتی مدام

ای محمد مانگ تو حق سی پناہ | تا بچا دی تجکو مشکل سی اگہ | چونکہ غم آید تو آنرا یاد کن | پیش آن فریاد رس فریاد کن

جز خدا کس نیست بر تو مہربان | دل مدہ غیر از خداوند جہان | اور رجا ہی با اشکہای اخی | خوف سی حق کی اگر روتی ہی

خوف حق المبین ہی جسکی سدا | جنتی بیشک ہی وہ مرد خدا | کیونکہ فرماتا ہی رب العالمین | یعنی اس آیت مین ای مرد گزین

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى

جسنی کہا نفس کو باز رہا | یعنی حرص آز کا مانع ہوا | پس وہ مومن ہی بہشتی بیگمان | واسطی اسکی ہی جنت بیگمان

اور فرماتی ہین یہ خیر الورا | صَوْتَانِ مَلْعُوْنَتَانِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ | اوس صدا پر لعن کرتا ہی خدا

وَهُمَا صَوْتُ الْمِزْمَارِ عِنْدَ نَغْمَةٍ وَصَوْتُ النَّاحِيَةِ عِنْدَ مُصِيبَةٍ

پہلی وہ آواز جو دیتی ہین تار | جیسی مردنگ تنبورا اور ستار | دوسری آواز ہی والا گہر | نکلی جو وقت مصیبت سر بسر

اور بدعت ہی وہ نزد عالمان | فرض و سنت کی ہی ترجیح بیان | ہی روایت یہ ابن عباس سے | جبکہ فارغ ہو نماز فرض سے

جلد اوٹہا تو ہاتہوں کو بہر دعا | اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَ | ساتہ اس ورد کی ای با خدا

اِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

پڑھ کے اس اوراد کو ای مومنو
بلکہ سنت بھی کی تم پڑھو

جتنی سنت پڑھتی ہین تاخیر کی
وین مین گویا کہ حدیث اونہی کی

اور کہتی ہین محدث اے اخی
فرض سے پہلے سنت کو پڑھتی تھی نبی

لیکن اتنا وقفہ کرتی تھی مدام
پڑھتی تھی خیر البشر انت السلام

یعنی سب پڑھتی تھی یہ خیر الوریٰ
بعد اوسکی کرتی تھی سنت ادا

اور بھی کہتی ہین حضرت عائشہ
پڑھتی تھی حضرت ہمیشہ یہ دعا

جو سوا اوسکی پڑھیگا کچھ اگر
دین مین کی اونسی بدعت سر بسر

اور لکھا ترغیب مین ای با بنا
آتی ہین قدوسیان لیتی نماز

یعنی آتی ہین فرشتی بیشمار
فرض و سنت کی لیئی ای ہوشیار

فرض پڑھکر پھیرتی ہین جب سلام
منتظر رہتی ہین سنت کی تمام

جتنی کی تاخیر سنت مین ذرا
چھوڑ جاتی ہین اوسی زیر سما

یعنی سنت چھوڑ جاتی ہین ملک
فرض لیجاتی ہین بالائی فلک

فصل چہل و چہارم دربیان ردت

اور ردت اوسکو کہتی ہین سبہی
ترک جو ہو مسنون ہی فعل نبی

یعنی کرتی تھی نبی جس کام کو
ترک کرنا اوسکا ردت جان لو

جیسی سنت یا جماعت یا جہاد
یا نوافل یا عبادت کہ تو یاد

متفق اسپر ہین جملہ عالمان
یہ نبی کا فعل ہی ای مومنان

لیکن سہ شرطو نسی جائز ہی جہاد
یہ نہ ہووی تو نکر ای خوش نہاد

پہلی گر ہووی خزانہ ای حزین
دوسری ہو اجتماع مومنان

تیسری یہ شرط ہی ای دین
جب کرین غلبہ گروہ کافرین

حکم ہی باہم ہون و سچا مومنان
سب کرین جنگ و جدل با کافران

اور مرشد مین لکھا ای جان من
کہتی تھی اک رسول ذوالمنن

اگر مری امت مین سی جو آدمی
عقد میں ان کو نہ لاویگا کبھی

النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی

فصل چہل و پنجم دربیان عجب

وہ ہین عجب جیسی ہی ای مرد خدا
یعنی وہ سنت سی پھر گیا

عجب اوسکو کہتی ہین ای نیکخو
اور سی بہتر جو سمجھی آپ کو

یعنی مین ایسا ہون وہ ویسا
مجھسا دنیا مین نہین فنی اقتدار

اور مین ہر فن مین ہون صاحب کمال
ہو کوئی میری مقابل کیا مجال

بس یہی ہی عجب نزد عالمان
دور اس سی تم رہو ای مومنان

فصل چہل و ششم دربیان نفاق

کہتی ہین عالم اوسی اہل نفاق
جسمین فرقہ ہی نہووی وفاق

یعنی جو رکہتا ہو کفر باطنی
ہو دکھاوا مومن ہر مین گو ظاہری

ہین یہی بیشک نفاق ای مومنان
جیسی فرقہ خارجی کا ہی عیان

آپکو کہتی ہین مومن بیگمان
ہین حقیقت مین گروہ مشرکان

سن کلام مولوی ای با خدا
مثنوی مین کہگیا ہی بر ملا

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہ پاکان برد

لیعنی جاہتی ہی جسی خلافت جہان / پیہ ارتاہی اوسکا پردہ گمان
ہو الثنا ہی اوسکی دل سی سبیل بد / تاکہ ہو وی دین مین ہی ہمیری د

ہکل منافق کہتی ہین اوسکی لئی / تھہر کی زنجیر سی باندہی گئی
سبیل بد اصحابون پر لایا ہی ان / دین مین اونکا گذارا پہر کہان

مولوی کا سن کلام دلپذیر / مثنوی مین کہگیا ہی وہ امیر
تا ہان تک حسد کین شہابان / ورنہ ابلیسی شدی اندر جہان

جیسی فرقہ ہی خوارج بدبلا / بعض کہتا دوستی ہی وہ جدا
ای عداوت اونکی ایسی ہی جوان / یعنی عثمان و علی سی ہمگان

کہتی ہین حضرت نبی تہی لو پاک / اصل اندر اونکی تہی سنت کہاں
عقد مین لائی کہ تہین دو رسول / اس سبب خارج ہوئی وہ بو الفضول

کہتی ہین نائب ہین صدیق و عمر / مسند آرای نبی ہین بی خبر
یعنی ان دونون نبی کی ہی گمان / عقد مین حضرت کی ہی آن جہان

اور ظاہر ہو ہوئی سب سی جو گناہ / اوسکو کافر کہتی ہین وہ دسپا
ہین منافق خارجی بالاتفاق / لیتی ہین اسنی بھی جزیہ نفاق

کہتی ہین حقمین علی کی یون نبی / جسکا مین مولا ہون اوسکا ہی علی

من کنت مولاہ فعلی مولاہ کذا فی المشکوۃ

سینونکی ہین گی ہو لا مرتضے / اونکی سنت کرتی ہین سنی ادا
بعض کہتی ہین علی کو اچھوان / کرتی تہی ہر جا تقیہ بیگمان

کیا سمجہی اونکی ای مرد خدا / یعنی ہووی شخص جو شیر خدا
وہ چہپاتی ہی اگر چہپتا ہی کب / ای ہین ضعید پر اونکی عجب

جانتی حضرت تقیہ کو نہتی / حضرت تہمت کہتی ہین او نبی
اور نبی فرماتی ہین ایسی خوش سیر / مین ہون شہر علم اور حیدر در

انا مدینۃ العلم و علی بابہا

دیکہلی مولو مین ای با خدا / مرتضی کی مدح مین جو نبی کہا
یا نہین سکتی ہین دین کی راہ / کون پاوی بی علی علم الہ

فصل چہل و ہفتم در بیان کبائر

کہتی ہین مومن علماء ذی مقام / شرع مین چودہ کبائر ہین تمام
لیک اونمین سخت ترین پانچ سب / حکم حد آیا ہی سن جنکی سبب

خون و دزدی تہمت خمر و زنا / اونپہ ثابت ہی حدود اللہ کا
اور ہی باقی جو تو انکی بحث / اونمین قاضی کی جو ہووی مصلحت

چاہی مارے اوسکو ای فطرت پسند / یا کری چاہی وہ اوسکو حبس و بند
ای محمد رکہ کبیرہ ونسے عذر / کیونکہ ہی انکی عوض نار سقر

ترجمہ حدیث شریف

اور ہی تعزیر دنیا مین تمام / گوش دل سی سن پیمبر کا کلام

کہتی ہین اوس نبی نبی یون کہا / جس سی ہو وی گا کبیرہ برملا
اوسکو ہم تعزیر دینگی بالضرر / تاکہ اوسکو بخشدی رب غفور

اور کیا پوشیدہ جو اونسی گناہ / جز خدا کوئی نہین اوسپہ گواہ
کچہ غرض ہمکو نہین جانی خدا / چاہی بخشی اوسکو یا دیوی سزا

اس سی ہوتا ہی مال مومن تباہ | اور کم ہوتی ہی برکت رزق کی

بیان کبیرہ اول

قتل جو ناحق کری کوئی کسی کا | بالعوض مقتول کی مارو اوسی
اور دیت لیں اوسکو قاتل سی تمام | کہتی ہین ملوی درم ہو دس ہزار
قسط کر دی اوسکی ہی لا کہہ | اور بہی کہتی ہین یوی سو شتر
بوڑہہ و پیر و جوان ہی ہوشیار | قسم چارم ہوا ہیرا ای میری جان

بیان کبیرہ دوم

السارق والسارقة فاقطعوا ايديهما

کاٹو اوسکی ہاتہکو تم بیخطر | کہتی ہین گر دس درم لیوی چرا
آنا پہر چوری کری ای نیکخو | اور کری چوری جو وہ بار دگر
چوری وہ جو چرا وی کچہہ اگر | یعنی ای گر چیز اوسکی کو چرا

بیان کبیرہ سوم

الزانية والزاني فاجلدوا كل واحد منهما مائة جلدة

شرع مین او سہی سو زدنی مار | اور ان مین جو محصن مرد و زن
تاکہ ماری پتہر ونکی جاوی مر | اور دونون جو محصن ہو ملا
مرد یا زن ہو وزن ہو یا خصم | اور وہ محصن نہ ہون دونون اگر

بیان کبیرہ چہارم

اس سی ہوتا ہی مال مومن تباہ | دیکہ سورہ نور مین ہی با خدا

فاجلدوهم ثمانين جلدة

ترجمہ حدیث شریف

ہی کبیرہ سخت کہتی ہین گناہ
خون ہی اول کبیرہ سخت تر
اہل راضی ہو پدر اوسکا اگر
اور ہو گر پاس اوسکی نقد زر
ہو وین لیکن اونٹ وہین قسم چار
جب نہین ہی قتل قاتل کا روا
دوسری چوری کی حق ہی بیگمان
اور ظاہر ہو جو چوری گر
کاٹی قاضی اوسکی ہاتہہ ...
اور بہی فرماتی ہین ...
تیسری زانی جو ہوا ہی باشعور
گر زنا ظاہر ہو جیسا ایک بار
یعنی مارو اوسکو پتہر ...
کہتی ہین محصن ...
یہ چوتہی تہمت سخت ہی جرم عظیم
کوئی مومن پر اگر تہمت کری
خاص وہ تہمت ہی ای مرد خدا

... ظاہر ہو ولعنت فسق کی
یعنی قاتل کو بانشتک جان سی
یعنی بدلی خون کی ای ہوشیار
خون بہا کی بالعوض ...
یہ دیت ... اوسکو قاتل ...
ہی یونہین حکم شریعت بلا
صاف فرماتا ہی یون خلاق جان
اوسکا کاٹو ہاتہہ دہنا بلا
پاؤن چپ کاٹو تم اوسکا ...
چور ہی ...
حکم حق ہی اوسکو مارو بالضرور
حکم اوسپر رجم ہی ...
حکم ہی بی شبہہ اوسپر رجم کا
مارین گی سو دُرّی اونکی ...
حق نی یون اپنی پیمبر سی کہا
مارو اسی دُرّی لازم ہی ...
جو کہ مومن پر کری تہمت زنا

اور فرماتی ہیں شفیع روز جزا | جای تہمت سی ہی دور ای مومنان | ہو جہان تہمت بچاؤ تم اودہر | الحذر ان کو خدا سی الحذر

روایت

یا کہی ولد الزنا مومن کو جو | یہ بہی تہمت سخت ہی ای نیکخو | یعنی فرماتی ہیں عالم باخبر | اسّی دُرّی اوسکو مارو بے سپر

اور لاوی چار وہ بہی گواہ | جب نہ مارو کہتی ہیں مردان راہ | اور نہو اوس پر اگر شاہد کوئی | مارینگا بی شبہ قاضی ای اخی

اور بچاوی وہ اگر فریاد لی | آپ سی اوس شخص کو وہ بخشدی | جب نہ مارو کہتی ہیں عالم تمام | لیک رکھی ساٹہ روزی لاکلام

یعنی رکھی ساٹہ روزی پی بپی | ماہِ رمضان کی طرح ای نیک پی | یا کہلاوی ساٹہ مسکین کو طعام | یا کری آزاد جا ہی اک غلام

اوس سی جب ہوتا نہی کفارہ ادا | ره تو اس کلی سی دور ای باخدا

بیان کبیرہ پنجم

پانچویں می نوشی ہوی کو | حد ہی اسّی درّی سب سر ای اخی | یعنی ماری اسکو قاضی باندہ کر | حکم ہی اسّی درّی کا سر بسر

روایت

نقل کرتی ہیں محدث معتبر | دیکہلی مومن یہن تو جاہی اگر | پوچہا عالم سی کسی سائل نی جا | مر گیا اس بات کا مجکو بتا

وقت می نوشی کی اگر مردان | ترش رو ہوتی ہیں کیون ای مہربان | سنکی اوسسے حرف عالم نی کہا | گوش رکہ فرماتی ہیں خیر الوری

لَا یَجْتَمِعُ الْخَمْرُ وَالْاِیْمَانُ فِیْ جَوْفِ امْرِءٍ مُؤْمِنٍ اَبَدًا

جمع یہ دونون نہونگی ایکجا | خمر اور ایمان ای مرد خدا | جب شکم مین اوسکی جاتی ہی شراب | اوس تن مین ہوتا ہی جدا ایمان شتاب

روایت

ہمرش روئی کا ہی اسکی سبب | یاد رکہ حکم نبی ای با ادب

اور روایت کرتی ہیں اوس بی نشان | پانچ محشر مین کہڑی ہونگی نشان | کہتی ہیں دوزخ کی ہونگی وہ نشان | شعلہ زن آتش مکمن اندر سنان

یون کریگا حکم رب العالمین | ہان ملک لاؤ نشان آتشین | پہلی بوجہل لعین کو دو دہ آب | جمع ہون اوسکی تلی سب جوارب

دوسرا فرعون کو دو بالضرر | نیچی اوسکی جمع ہون اہل غرور | تیسرا دو بریسیا کو لاکلام | جمع ہون اوسکی تلی زانی تمام

چوتہا دیوینگی علم قابیل کو | جسنی ناحق مارا تہا ہابیل کو | نیچی اوس جہنڈی کی ہونگی خونیان | جو زمین پر کرتی تہی خونریزیان

پانچوان ابلیس کو دینگی نشان | اوسکی نیچی جمع ہونگی کافران | مومنوں کی فضل سی نبی خدا | بخشیگا ان ارباب کی سب خطا

اور رہینگی اوسمین کفار لئیم | وہ نشان لیجاینگی سوی جحیم

بیان کبیرہ ششم

اور چہٹی غلام ہین ایسے سعید صفات | کہتی ہین حدیثین ہے اوسکی احوال | بعضی فرماتی ہین ای مرد نکو | اوسکی اوپر ڈال دو دیوار کو

بعضے کہتی ہین جلادو اوسکو نشان | تا کری یہ جرم اوسکا حق معاف | بعضی کہتی ہین کہ قید اوسکو کرے | جبکہ وہ توبہ کری بس عہد پر رہے

اور فرماتی ہین کوئی پیر خدا | اوسکی اوپر تم کرو حد زنا | یعنی مارو اوسکو سو دُرّی اگر | تا کہ حد اوسپر سہی بیچاری اوتر

اسپہ فتوی ہی نیز حنفیان | یعنی قول مرتضی پر بیگمان | اور اگر عالمون نی یون کہا | تا قیامت وہ جنابت مین رہا

پاک ہونی کا نہین وہ عمر بہر | گر نہاوی ساعت دریا مین شد | ان مگر توبہ سی وہ ہوتا ہی پاک | اس کبیری سی رہو اندیشہ ناک

جس نی دنیا مین کی توبہ اگر | اور گیا وہ شخص بی توبہ کی مر | یعنی جو دنیا مین بی توبہ مرا | اوسکی حق مین ہے یہ آیت برملا

وَمَن كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ

اور نابینا رہا دنیا مین جو | راہ حق دل سی نہین دیکھی ہے جو

وان نہوگا اوسکو دیدار خدا | ای خدا او کہلا مجہی نابینا چال

پس وہ عقبی مین بہی نابینا رہا | مین ہون اک بندہ تیرا خاص بہلا

وَأَضَلُّ سَبِيلًا

اور ہوا وہ راہ سی گمراہ ہین | ہین یہ سبہی ظاہری ای ہم نفس | جو در توبہ نہ کہیگا بیان | وہ در بخشش نہ کہیگا وہان

یعنی نابینا رہا وہ راہ سے | جیسی اندہا راہ پر بہٹکا پہرے | اک مفسر نی لکہا ہی مستتر | رکہ تو اسکو یاد ای نور البصر

ٹالتا ہی یہ لعین شیطان یہ سخن | کر گنہ امروز فردا توبہ کن | بالیقین مومن کو یون بتاتا ہی دم | کہ خدا ہی مہربان صاحب کرم

توبہ توبہ ٹوٹتی سی ہو ملول | توبہ ہی مومن کی نزد حق قبول | اب جوانی ہووی تو جس وقت پیر | توبہ جب کرنا تو ای مرد فقیر

کیا تجہی جلدی ہی توبہ کی مگر | توبہ کرلینا تو وقت نزع پر | کچہ مزا دنیا مین آنی کا تو لی | ہین در توبہ کی دلون کے کہلے

تو ابہی توبہ نکر ای خورد سال | چند ہفتہ چند ماہ و چند سال | ای محمد تو نہ دم مین اسکی آ | ہی یہ کافر راہ زن انسان کا

سینکڑون سیدا ہین جہان جا بجا جنات | گر یہ میری فرصت توبہ کی بیت | اور فرماتا ہی یون خلاق جان | تم بدل توبہ کرو ای مومنان

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا

لا چکی ہو ایمان جو با صدق و صفا | تم گناہون سی پہرو سوی خدا | یعنی تم دل سی طرف حق کی پہرو | خالصاً بہر خدا اب توبہ کرو

هست دنیا قهرخانه کردگار / قهر بین چون قهر کردی اختیار

فصل چہل و ہشتم در بیان صغیرہ

اور صغیرہ ہی نزد عالمان / اس سی ہوتا ہی کبیرہ لاکلام
چونکہ ہی خبر دی ای نیکو جوان / کہتے ہین کرنا صغیرہ کا مدام

اور کبیرہ کو کری ہر روز گر / ہی وہ کافر بالیقین ای عزیز
اس سی ہوتا کفر ای واللہ / اور اگر ہلکا کوئی سمجھے گناہ

کھاوے بیں کا حد سی زیادہ گر کوئی / اس سبب سے ہی بہت کھانا حرام
یہ صغیرہ ہی بلاشک ای اخی / کیونکہ لاتا ہی نشاہ از بس طعام

مَنْ اَكَلَ فَوْقَ شِبَعٍ فَقَدْ اَكَلَ حَرَامًا

ہی بیار شاد نبی ای خوش سیر / جو کوئی کہاوی زیادہ پیٹ بھر

یعنی جو کہاوی زیادہ سیر ہو / سب نشاہ تم کہا حق نی حرام
ہو گیا او سپر حرام ای نیکخو / اور فرماتی ہین یہ خیرالانام

كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ كذا في المشكوة

یا کسی کی گھر ہو ظرف سیم و زر / پیٹ مین اوسکی بھریگا ذوانتقام
اور کہاویگا اگر اوسمین شہ / ہی خبر مین کہتی ہین خیرالانام

مَنْ شَرِبَ فِيْ اِنَاءِ فِضَّةٍ فَكَاَنَّمَا تَغُلُّ فِيْ بَطْنِهٖ نَارُ جَهَنَّمَ

یعنی روز حشر مین نار جحیم / ایکدن فرمائی ہی حضرت نبی
اور پلاویگا اوسی آب حمیم / یہ خبر تحقیق مسند مین لکھی

اَلدُّنْيَا جِيْفَةٌ وَطَالِبُهَا كِلَابٌ

یعنی ہی مردار دنیا سر بسر / مثنوی مین ہی کہ تو ای جان من
اور طالب اوسکا ہی کتا مگر / اور کہا ہی مولوی نی یہ سخن

بند بگسل باش آزاد ای پسر / تا صدف قانع نشد پر در نشد
چند باشی بند سیم و بند زر / کاسۂ چشم حریصان پر نشد

یا دو رکھتی ہین ای مرد خدا / یہ صغیرہ ہی بلاشک سخت تر
پانچ روز ہی سال مین کہنا برا / جو رکھی دن عید کی روزہ اگر

دوسری رکھی جو روزہ ای اخی / یا مدد فاسق سی چاہی ای پسر
دو مین سی تا تیرہوین ذیحجہ کی / یا کری جو دوستی فاسق سی گر

یا کری از خود مدد فاسق کی جو / کہتی ہین اوسکو صغیرہ ہی کر سخت
یہ صغیرہ بد ہی ای مرد نکو / یا جو سائل پر کری آواز سخت

یا جو پہنی مرد جامہ سرخ و زرد / منع ہا سو اسطی ای بانیاز
یہ صغیرہ ہی برا ای نیکمرد / یعنی اس جامی سی ہی ناقص نماز

یا جو پہنی جامہ گر ریشم کا خاص / یعنی تار و نسی کشیدہ ای اخی
یہ صغیرہ سخت ہی بالاختصاص / یا جو کوئی پہنی گر زرین کوئی

یا مونڈاوی بیچ داڑھی جو کشیدہ / یہ صغیرہ ہی نزد خوشخصال
یا وہ چوٹی اسر پہ ٹپی سر بسر / یا مونڈاوی اپنی جو سینی کی بال

اور فرماتی ہین اکثر عالمان / جیسے مونڈاوی ہی عجمی سینہ بسر
یعنی ہی اک طور جائز ای جوان / اگر کہی زان اوسکی ای اللہ

اسکی اونکا سوال فرض ہے آج — گر بدو میری اسقدر یارب
جب سنیں وہ ملک سخن میرا — ہو وہیں خاموش سر بسر یارب

جاؤں پل سی گذر میں مثل صبا — ملی جنت میں مجکو گھر یارب
بخش مجکو طفیل احمد کے — پیر بوبکر اور عمر یارب

مثل عثمان کی خداوندا — کر تو محشر میں بیخطر یارب
اور علی دیوین ہاتھ سی اپنے — مجکو کوثر کا جام بھر یارب

چیتی ہی اوسکی کہوں کہا مجکو — اپنا دیدار پھر نظر یارب
جسطرف دیکھیں اوٹھا کی نگاہ — تو ہی آوی ادہر نظر یارب

اور سب مومنوں کو دی جنت — کہا وہیں جنتی ہو ثمر یارب
بخش میری برادر و مادر — زن و فرزند اور پدر یارب

اہی یہی آرزو محمد کے — یہ دعائیں قبول کر یارب

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

تیرا آنا دلدار اچھا ہوا — کہ آنی سے بیمار اچھا ہوا
یہی سب طبیبوں نی تشخیص کے — کہ دیکھی یہی بیمار اچھا ہوا

کری لاکھ کوئی دعائیں ہزار — کسی سی کہیں بیمار اچھا ہوا
مگر ایک نسخہ تہا معجون وصل — ملا اوسکو اکبار اچھا ہوا

رہا مدتوں ہجر کی قید میں — گیا کھل گرفتار اچھا ہوا
یہاں لائی جو آپ تشریف کو — خزاں گھر کا گلزار اچھا ہوا

یہی التجا ہی محمد کی بس — محمد ملا یار اچھا ہوا

غزل

ہمیں دیکہ اغیار جلتی رہی — سدا دست افسوس ملتی رہی
رقیبوں کی ہاتہوں سی ہر روز ہم — تری راہ میں رنج بدلتی رہی

شب بزم جانان مین بہکی کئی ہم رندان — نہ بہکی مگر ہم سنبہلتے رہی
رہی رات بھر جاگتی وصل میں — سب ارمان لگی نکلتی رہی

محبت میں اوس گل کی ہم اے محمد سحر — برنگ شجر خوب پھلتی رہی

تمت

الحمد للہ کہ اوسکے فضل و کرم سے یہ کتاب افادت مآب یعنی مثنوی شرح محمدی تصنیف
خان کامل الایمان محمد خان متخلص بہ فاضل لودھی عالم یلعی حافظ مولوی سید
محمد عبد اللہ صاحب بلگرامی مطبع شعلۂ طور میں رجب کی بارہویں
تاریخ سنہ ۱۲۹۰ ہجری مطابق ۴ ہم ستمبر سنہ ۱۸۷۳ع شیخ محمد عبد اللہ
پرنٹر کے اہتمام سے چھپکر مرتب ہوئی ۰